چیدہ

A BALOCH LIBERATION ARMY GUIDEBOOK

جلد اول

چیدہ

بلوچ لبریشن آرمی

یہ کتاب ہکل پبلی کیشنز کی جانب سے شائع کی جارہی ہے

مزید معلومات کیلئے ہکل پبلی کیشنز سے رابطہ کریں

ہکل میڈیا

بلوچ لبریشن آرمی

فہرست

حصہ اول

بلوچ لبریشن آرمی کا منشور، مقصد، طریقہ کار

بی ایل اے ایک قومی فوج	06
طریقہ مزاحمت	07
بی ایل اے اور قوم	08
ہمارا منشور	09
ہماری جنگی حکمت عملی	10
ہماری بنیادی جنگی حکمت عملی درج ذیل ہے	11
ہمارا حلف	11
ہمارا بیرک	12
ہمارا مونوگرام	13

حصہ دوئم

کوڈ آف کنڈکٹ

قواعد وضوابط	15
مندرجہ ذیل عوامل قابل سزا ہیں	15
چین آف کمانڈ	19
سزا	20
کیٹیگری الیف	20
کیٹیگری ب	20
کیٹیگری ت	21
ممکنہ سزائیں	21

حصہ سوئم

بنیادی تربیت

ریکروٹمنٹ	24
جنگی تربیت	26
اسلحہ اور ذمہ داری	27
رازداری	28
ٹیکنالوجی	30

حصہ چہارم

دشمن

دشمن کے اقسام	33
دشمن کے حربے	34
دشمن سے بچاؤ	35

حصہ پنجم

ادارہ جاتی ساخت

اعلیٰ ادارے	40
تعداد	40
اجلاس	40
آپریشنل کانفرنس	40
کمبائینڈ کانفرنس	41
ورکنگ کانفرنس	41

کورم	41
سپریم کانفرنس	42
آپریشنل کانفرنس	42
کمبائینڈ کانفرنس	42
ورکنگ کانفرنس	42
چناؤ کا طریقہ کار	42
آپریشنل کور کمیٹی	43
سینئر کمانڈ کونسل	43
سربراہ	43
ہٹانے کا طریقہ کار	44
ممبر ورکنگ کمیٹی	44
ممبر آپریشنل کور کمیٹی	44
ممبر سینئر کمانڈ کونسل	44
میعاد	44
حدود اور اختیارات	44
ورکنگ کمیٹی	44
آپریشنل کور کمیٹی	45
سینئر کمانڈ کونسل	45
کمانڈر انچیف	45

حصہ ششم

کمانڈر انچیف کا پیغام	47

حصہ اول

بلوچ لبریشن آرمی کا منشور، مقصد، طریقہ کار

بلوچ لبریشن آرمی ایک قومی فوج

بلوچ لبریشن آرمی بلوچ قوم کا حقیقی اور قانونی حق کا حامل قومی فوج ہے۔ قابض وسامراجی افواج کے برعکس بلوچ لبریشن آرمی کے قیام کا مقصد بلوچ سرزمین سے قابض افواج کو شکست دیکر انکو اپنی تاریخی سرزمین سے انخلاء پر مجبور کرنا، بلوچستان کی مکمل آزادی اور اپنی قوم کا دفاع ہے۔ بی ایل اے توسیع پسندانہ عزائم رکھنے کے بجائے اپنے قوم کو منظّم کرکے، ایک قومی قالب میں ڈھال کر، بیرونی حملہ آور سے اپنی سرزمین کی مکمل آزادی کیلئے جدوجہد اور انسانیت کے سربلندی پر یقین رکھتی ہے۔ بلوچ لبریشن آرمی ایسے رضا کاروں پر مشتمل ہے، جو بلوچ قوم کے انقلابی وقومی شعور سے لیس طبقات سے نکل کر قومی فوج کا حصہ بنتے ہیں۔ بی ایل اے طاقت وقوت کا سرچشمہ اپنی قوم کو سمجھتا ہے اور طاقت کیلئے اپنے ہی قوم پر اکتفاء اور قوم سے ہی رجوع کرتا ہے۔ بلوچ لبریشن آرمی، بلوچ مزاحمت کے تاریخی روایت کو جدید گوریلا وارفیئر کے تقاضوں میں ڈھال کر قابض دشمنوں کے خلاف بلوچستان کی مکمل آزادی تک لڑے گی۔ مابعد آزادی بی ایل اے بلوچستان کی ریگولر آرمی کی صورت میں بدل کر قوم کی سرحدوں کی حفاظت کریگی۔ کسی بھی رضا کار کو بی ایل اے کا حصہ بننے سے پہلے یہ اچھی طرح سمجھنا چاہیئے کہ بی ایل اے اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ بلوچستان پر فوجی قوت کے ذریعے قبضہ کیا گیا ہے اور اس قبضے کو قابض سے لڑکر فوجی قوت کے ذریعے ہی ختم کرایا جاسکتا ہے۔ بی ایل اے محض ایک تنظیم نہیں بلکہ آزاد بلوچ ریاست کے اس قومی فوج کا تسلسل ہے، جسے 27 مارچ 1948 کو پاکستان کے حملے اور قبضے کے بعد زیر زمین جانا پڑا۔ اس لیئے بی ایل اے کو عالمی وجنگی قوانین کے رو سے یہ مکمل قانونی واخلاقی جواز حاصل ہے کہ وہ بلوچ ریاست کی آزادی اور اپنی قوم کی نگہبانی کیلئے مسلسل مسلح جنگ لڑتا رہے۔ قابض دشمن کے اہلکاروں، انکے بنائے گئے مخبروں اور مقامی آلہ کاروں کا اپنی سرزمین سے صفایا کرے اور انکے رسد، انہیں سہولت فراہم کرنے والے تنصیبات اور بلوچ وسائل کو لوٹنے والے منصوبوں کو تباہ کرے اور اپنے سرزمین کی آزاد حیثیت کو دوبارہ بحال کرنے کیلئے عالمی جنگی اصولوں کے اندر رہتے ہوئے ہر ممکن ذرائع استعمال کرے۔

ہر نئے آنے والے رضا کار کو اس بات کا مکمل ادراک رکھنا چاہیئے کہ بی ایل اے انسانی جان کی قدر کرتا ہے اور بیگناہوں کے قتل کے سخت خلاف ہے۔ ہماری جنگ جارحانہ نہیں بلکہ مدافعانہ ہے۔ ہم کسی بیرونی قوم و ملک کے سرزمین پر جا کر ان پر حملہ نہیں کررہے، بلکہ ہماری قوم پر جو حملہ ہوا ہے اور ہماری سرزمین پر جو قبضہ ہوا ہے۔ ہم اس جارحیت کے خلاف مزاحمت کررہے ہیں۔ ہماری جنگ اپنی سرزمین پر امن و آزادی اور خوشحالی بحال کرنے کی جنگ ہے۔ اگر وقت و حالات و جنگی ضروریات کے تحت بی ایل اے کو کبھی بلوچستان کے سرحدوں سے باہر نکل کر دشمن پر حملے کی ضرورت پڑتی بھی ہے، تو اسکا مقصد توسیع پسندانہ یا دشمن کے سرزمین پر قبضہ کرنا نہیں ہوتا بلکہ دشمن کے قبضے کو اپنی سرزمین پر کمزور کرنا ہوتا ہے۔

بی ایل اے 27 مارچ 1948 کو قبضے کے بعد ختم کیئے گئے آزاد بلوچ ریاست کے جمہوری حکومت کا باقاعدہ جائز نمائندہ ہے۔ اس لیئے بی ایل اے کے پاس یہ اخلاقی جواز ہے کہ وہ بلوچستان کے زمین، فضاء اور سمندر پر بلوچوں کے حق کا دعویٰ کرے۔ بی ایل اے اس ضمن میں قانون سازی کرے، اور جنگی حالات کے مطابق احکامات صادر کرے۔ کسی بھی رضا کار کو بی ایل اے میں شامل ہونے سے پہلے یہ اچھی طرح سمجھنا چاہیئے اور اس بات پر پختہ یقین رکھنا چاہیئے کہ بلوچ لبریشن آرمی بلوچوں کا قانونی و اخلاقی طور پر نمائیندگی کا حق رکھتا ہے، بی ایل اے یہ مکمل حق رکھتا ہے کہ وہ قابض کے خلاف مزاحمت کرے۔ آپ اگر بی ایل اے کا حصہ بن رہے ہیں، تو آپ اپنے قومی فوج میں شامل ہورہے ہیں۔ قانونی اور اخلاقی طور پر اس عمل کا آپکو مکمل حق حاصل ہے، یہ قطعی طور پر کوئی غیر قانونی یا دہشتگردانہ عمل نہیں۔ آپ بی ایل اے کے ضابطے میں رہ کر کوئی بھی کام کرتے ہیں، وہ فرض نبھانے کے زمرے میں شمار ہوتا ہے۔ تنظیم کے ضابطے کے دائرے میں کیا گیا کوئی بھی عمل ہرگز دہشگردی یا غیر قانونی عمل نہیں۔ آپکو اخلاقی برتری حاصل ہے اور آپکا ہر عمل مکمل پر جواز اور عین قانونی ہے۔

طریقہ مزاحمت

بلوچ لبریشن آرمی ایک قومی فوج ہے، جو قابض کے خلاف مسلح مزاحمت کررہی ہے اور سیاسی مقاصد رکھتی ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں، قابضین، بلوچستان میں آزادی کی پرامن سیاسی

جدوجہد کو ہرگز ممکن ہونے نہیں دیں گے، اور کسی بھی پرامن جدوجہد کو بدترین طاقت سے کچلا جائیگا۔ غیر مہذب دشمن سے محض طاقت اور مسلح جدوجہد کے زبان میں بات چیت ہوسکتی ہے اور اسے اپنے وطن سے نکال باہر کیا جاسکتا ہے۔ اس لیئے ہم اپنے سیاسی مقاصد کا حصول مسلح مزاحمت کے طریقہ کار سے ممکن بناتے ہیں۔ ہمارا مقصد سیاسی ہے اور ہمارا عسکری قیادت بھی سیاسی عمل کا پیداوار ہے۔ اس لیئے ہماری اعلیٰ قیادت سمیت آپریشنل کمانڈ، علاقائی کمانڈ، یونٹوں اور ہر ایک کارکن کو ایک بات ذہن نشین کرنا چاہیئے کہ بی ایل اے سرمچار محض مسلح جنگجو نہیں ہیں، بلکہ ہر ایک اپنے لوگوں کو منظّم، متحرک اور انقلابی و قومی شعور دینے والا ایک رہنماء بھی ہے۔ ہر ایک سرمچار بیک وقت، ایک جنگجو، ایک سیاسی کارکن اور ایک لیڈر رہے۔ ہم میں اور ایک تنخواہ دار قابض فوجی میں سب سے بڑا فرق یہی ہے۔ گوکہ بی ایل اے مسلح تنظیم ہے اور اس میں شامل زیادہ تر رضا کار بطور سرمچار مزاحمت کررہے ہیں لیکن بی ایل اے قومی جدوجہد کے تمام جہتوں سے غافل نہیں۔ بی ایل اے وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی سیاسی، سفارتی، جاسوسی، ذرائع ابلاغ، رسد اور وسائل وغیرہ کے ونگ بھی رکھتی ہے، اور جنگ کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، بی ایل اے کا فدائی ونگ "مجید بریگیڈ" بھی وجود رکھتا ہے۔ بی ایل اے کی جدوجہد کے بہت سے محاذ ہیں، محض بندوق اٹھانا فرض نہیں، بلکہ بندوق اٹھائے بغیر بھی ہر کوئی بی ایل اے کا سرمچار بن سکتا ہے۔

بی ایل اے اور قوم

بی ایل اے اپنی قوم اور سرزمین کیلیئے لڑ رہا ہے۔ ہم اپنے محکوم و مظلوم قوم کی آزادی و خوشحالی کیلیئے لڑ رہے ہیں۔ ہم اپنے قومی مفاد میں لڑ رہے ہیں۔ بی ایل اے میں کوئی کرائے کا فوجی نہیں، بی ایل اے کسی کا پراکسی نہیں۔ یہ اسی قوم کے بیٹوں اور بیٹیوں پر ایک مشتمل ادارہ ہے۔ یہ قومی جنگ ہے، اس لیئے ہمارا نصب العین اپنی قوم کی ہمدردی، بھروسہ اور حمایت حاصل کرنا ہے۔ اپنے قومی مفادات پر ذرہ برابر بھی سمجھوتا نہیں کرکے، اپنے قوم کو سیاسی آگاہی دیکر ہم انکا اعتماد حاصل کرتے ہیں۔ پھر قوم اپنی فوج کو مضبوط بنانے کیلیئے اپنے بیٹے اور بیٹیاں بھیجتی ہے، ہمیں پناہ دیتی ہے، ہمارے وسائل پورا کرتی ہے، دشمن کے خلاف معلومات دیتی ہے۔ ہر کارکن کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ بی ایل اے قوم ہے اور قوم بی ایل اے

ہے، اگر بی ایل اے کا ناطہ قوم سے ٹوٹ گیا، اگر قوم کا اعتبار ہم سے ختم ہوگیا، تو بی ایل اے مزید نہیں رہ سکتا۔ دشمن اپنے تمام وسائل بروئے کار لاکر یہ تعلق توڑنا چاہتی ہے، جس میں خوف، لالچ، پروپگینڈہ سب شامل ہیں۔ اس لیئے ہر ایک کارکن کا جہاں فرض ہے کہ وہ دشمن کے ان حربوں کا مقابلہ کرتا رہے، وہیں ہمیں ہر صورت کسی بھی ایسے عمل سے اجتناب کرنا چاہیئے جس سے ہم قوم کا اعتماد کھودیں۔ دشمن کے پاس ریاست ہے، فوجی طاقت ہے، پولیس ہے، قانون ہے لیکن لوگوں کی حمایت و ہمدردیوں پر اسے کوئی قدرت حاصل نہیں۔ ہماری قوم ہمارے ساتھ ہے، جو ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ ہماری سب سے بڑی طاقت ہمارا اخلاقی جواز اور اپنے لوگوں کی طاقت ہے، اور اسی طاقت کو ہمیں مزید منظّم کرکے آزادی حاصل کرنا ہے۔ بی ایل اے کے ہر ایک رضا کار پر فرض ہے کہ وہ تحریک کے ساتھ حد درجہ مخلص رہتے ہوئے، سخت انقلابی اقدار اپنائے اور قوم کے ہر فرد کے ساتھ اعلیٰ اخلاقی رویئے برتے۔ اور ان اقدار کا سختی سے پابند ہو۔

1 قوم کے ہر فرد کی جان و مال کی عزت کرے۔

2 قوم کے باشندوں سے ہمیشہ انکساری سے ملے اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے۔

3 تنظیم کے قواعد وضوابط کے اندر رہتے ہوئے، قوم کے علاقائی، خاندانی، قبائلی اور معاشی مسائل حل کرنے کی حتیٰ الامکان کوشش کرتا رہے۔

4 آپکا بندوق قوم کی حفاظت کیلیئے ہے، اسے ہرگز اپنے ذاتی مقصد میں قوم کے خلاف استعمال ہونے نا دیں۔

5 اپنے زبان و عمل سے ایسے اعلیٰ معیار قائم کریں کہ قوم کا آپ پر اور تنظیم و تحریک پر مکمل اعتماد قائم رہے۔

ہمارا منشور

1 بی ایل اے بلوچستان کی مکمل آزادی، بلوچ قوم کے استحصال اور بلوچ وسائل کی لوٹ مار کے خلاف جدوجہد کرے گی۔

2 بی ایل اے بلوچستان کے تاریخی سرحدوں کی بحالی، اور پوری بلوچ قوم کی آزادی کیلیئے تمام قابضین

کیخلاف جدوجہد پر یقین رکھتی ہے۔

3 ہمارا دشمن ہر وہ ملک ہے جو بلوچ سرزمین پر قابض ہے، یا قابضین کے قبضے کو تقویت وطوالت فراہم کررہی ہے، اسکے علاوہ قابضین کے مقامی مخبر وآلہ کار بھی دشمن کے زمرے میں آتے ہیں۔

4 بی ایل اے سیکیولر اقدار پر مبنی، ایک آزاد قومی جمہوری فلاحی ریاست کیلئے جدوجہد کررہی۔ جس میں رنگ، نسل، مذہب، جنس اور قومیت کی تفریق نہیں ہوگی۔ ہر شہری بلاتفریق مکمل یکساں حقوق وفرائض رکھے گی۔

5 بی ایل اے اپنی قوت کا سرچشمہ اپنے قوم کو قرار دیتی ہے، اور مقصد کے حصول کیلئے افرادی ومعاشی قوت کیلئے صرف قوم سے رجوع کرتی رہیگی۔

6 بی ایل اے کسی بھی بیرونی قوت کا ہرگز طفیلی ہونا قبول نہیں کریگا۔ مشترکہ دشمن کے خلاف گر کوئی ہماری مدد کرنا چاہے گا، وہ محض اس شرط پر قبول ہوگی کہ مدد کے عیوض بلوچ قومی مفادات پر سمجھوتا کرنا پڑے۔

7 بی ایل اے، قبل از آزادی اور مابعد آزادی، ہر حالت میں اپنے پروگرام "چارٹر آف انڈیپینڈنس" (جو جلد منظر عام پر لایا جائے گا) پر پابند رہے گی۔

ہماری جنگی حکمت عملی

بی ایل اے طاقتور دشمنوں سے نبرد آزما ہے، جو طاقتور افواج، جدید اسلحہ، جوہری ہتھیار، ریاست، عدلیہ، انتظامیہ اور بے پناہ وسائل پر دسترس رکھتے ہیں۔ اس لیئے ہم دشمن کے خلاف روایتی جنگ کے بجائے گوریلا جنگ کا راستہ اختیار کرکے لڑ رہے ہیں۔ یہ گوریلہ جنگ دو بنیادوں جہتوں میں تقسیم ہے، اول روایتی گوریلہ طریقہ کار اپناتے ہوئے بلوچستان کے پہاڑوں میں اپنے "بیس کیمپ" قائم کرکے وہیں سے دشمن پر بڑے پیمانے کے حملے کرتے ہیں، دوئم گوریلہ جنگ کے نئے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوتے ہوئے "اربن گوریلہ وارفیئر" اختیار کرنا، اور شہروں میں چھوٹے چھوٹے "سیل" قائم کرکے، دشمن پر شہروں کے اندر حملے کرنا ہے۔

ہماری بنیادی جنگی حکمت عملی درج ذیل ہے

1 دشمن کو بلوچستان میں ایک طویل جنگ میں گھسیٹ کر کمزور کرنا۔

2 دشمن کے فوجی ٹکڑیوں اور تنصیبات پر پے درپے حملے کرکے، بلوچستان پر اسکے قبضے کو مشکل بنانا۔

3 دشمن فوج کے اہلکاروں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں مار کر، دشمن ریاست کے عوام تک پیغام پہنچانا کہ بلوچ انکے ساتھ رہنا نہیں چاہتے، تاکہ وہ اپنی فوج پر بلوچستان سے انخلاء پر دباؤ ڈال سکیں۔

4 بلوچ ساحل وسائل کے لوٹ مار کے پروجیکٹس پر حملے کرکے انہیں سبوتاژ کرنا، تاکہ بلوچستان پر قبضہ دشمن کیلئے معاشی اعتبار سے منافع بخش ثابت نا ہوسکے۔

5 دشمن کے مقامی مخبروں، آلہ کاروں اور ایجنٹوں کا صفایا کرنا تاکہ اسے مقامی سطح پر مدد حاصل نا ہوسکے۔

6 اپنی قوم تک آزادی کا پیغام پہنچانا، ان میں سیاسی شعور اجاگر کرنا، قوم کے حمایت، بھروسے اور اعتماد کو مکمل جیتنا تاکہ بلوچستان کا ہر گھر دشمن کے خلاف ایک محاذ بن جائے۔

7 بلوچستان پر ناجائز قبضے اور بلوچ نسل کشی کے کیس کو عالمی سطح پر اجاگر کرکے عالمی حمایت حاصل کرنا۔

ہمارا حلف

میں بلوچ سرزمین اور شہیدوں کے قربانی پر یہ حلف اٹھاتا ہوں کہ میں تحریک آزادی اور بی ایل اے کے منشور پر کامل یقین رکھتا ہوں اور ہمیشہ اس پر قائم رہوں گا۔ میں سینئر کمانڈ کونسل اور خود سے اعلیٰ ادارے یا اعلیٰ درجہ رینک کمانڈر کے احکامات پر عمل کروں گا، میں قوم اور تنظیم کا وفادار رہونگا، میں کبھی تنظیم، تحریک اور قوم سے غداری کا مرتکب نہیں ہونگا۔

ہمارا بیرک

تین رنگوں اور سفید ستارے پر مشتمل بیرک بلوچ لبریشن آرمی کا بیرک ہے۔قوم نے اسی جھنڈے کو تسلیم کرکے قومی بیرک کا درجہ بھی دیا ہوا ہے۔اس بیرک کی پہچان، مرفع کے برابر سفید رنگ کے ستارے کے ساتھ نیلا تکونا ہے۔۔تکونے سے آخر تک، دو افقی پٹیاں پھیلی ہوئی ہیں۔اوپر سرخ رنگ کی پٹی اور نیچے سبز رنگ کی پٹی۔



ہمارا مونوگرام

بلوچ لبریشن آرمی کے آفیشل مونوگرام کے معنی و مفہوم درج ذیل ہیں۔

سرخ رنگ: انقلاب کی نوید ہے۔

طلائی رنگ: اعزاز و برتری کا نشان ہے۔

شاہین کے پَر: ہمارے بصیرت و ادراک، حوصلہ و قوت اور امرتا کے نشان ہیں۔

زرین ستارہ: ہمارے قربانیوں اور عزم کا نشان ہے۔

ڈھال: ہمارے قومی دفاعی لشکر ہونے کی علامت ہے۔

بندوق بردار ڈھال: ہمارے مسلح قومی دفاعی فوج ہونے کی عکاسی کرتا ہے۔

BALOCH LIBERATION ARMY

B.L.A

STRUGGLE TILL VICTORY

حصہ دوئم

کوڈ آف کنڈکٹ

ایک منظّم فوج ہی کوئی جنگ جیت سکتی ہے، دشمن کوشکست دینے کی اولین شرط یہ ہے کہ ہمارے سرمچار انتہائی منظّم ہوں، "چین آف کمانڈ" اور اسکی اہمیت کو سمجھیں، فوجی اصولوں کے تحت اپنے سے اعلیٰ رینک کے کمانڈر کے احکام کی فوری بجا آوری کریں، ہمیشہ اپنے اردگرد سے باخبر رہیں اور کسی بھی وقت دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے ذہنی اور جسمانی طور پر تیار رہیں۔ یہ صفات محض اس وقت پیدا ہو سکتے ہیں، جب پوری فوج ڈسپلن کا پابند ہو اور سیاسی و عسکری تربیت کے مرحلے سے گذر چکا ہے۔ ہمارا مقابلہ جس دشمن سے ہے، وہ ایک مکمل منظّم فوج رکھتا ہے، جس کے سپاہی سے لیکر جنرل تک سب مشینی انداز میں کام کرتے ہیں۔ انکا ڈسپلن اور تابعداری تنخواہ اور مراعات کیلئے ہے جبکہ ہمارے سرمچار مشین نہیں بلکہ ایک مقصد و جذبے کے تحت جدوجہد کررہے ہیں۔ ہمارا ڈسپلن تنخواہ کے بجائے ہمارے عظیم تر مقصد کیلئے ہے، ہمارا ڈسپلن ہمارے ساتھی سرمچار کی زندگی کیلئے ہے، ہمارا ڈسپلن اپنے لوگوں کی جان، مال اور مستقبل کی حفاظت کیلئے ہے۔ اگر ہم اپنے ڈسپلن کی قیمت کو اچھی طرح سمجھیں اور اس پر مضبوطی سے قائم رہیں تو ہم اپنے ڈسپلن سے دشمن کے مشینی ڈسپلن کو توڑ کر اسے تتر بتر کرسکتے ہیں، جو بالآخر دشمن کے شکست پر منتج ہوگا۔ ہم ایک آسان جنگ ہرگز نہیں لڑ رہے، لیکن بی ایل اے کے ہر ایک سرمچار کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر مشکل، خطرے اور ذاتی کلفتوں کے باوجود تحریک اور تنظیم کی حفاظت کرے۔ کوئی سرمچار اگر ڈسپلن توڑتا ہے، کوئی حکم ماننے سے انکار کرتا ہے، ایسے عمل کا مرتکب ہوتا ہے، جو تنظیم کے اصولوں کے خلاف ہو تو وہ تنظیم و تحریک کو نقصان دے رہا ہوتا ہے۔ اس لیئے یہ ضروری ہے کہ تنظیم کے ڈسپلن کو قائم رکھنے کیلئے سزا و جزاء بھی تفویض ہوں۔ اسکا مقصد نظم و ضبط کا ہر ایک ساتھی پر برابری کے ساتھ اطلاق ہے۔

قواعد و ضوابط

1۔ تحریک و تنظیم کو ہماری جان پر برتری حاصل ہے، اعلیٰ ترین کمانڈر سے لیکر سپاہی تک سب تنظیم و تحریک کا مکمل وفادار رہیں گے، اور ہر حال میں تنظیم و تحریک کی حفاظت کریں گے۔

مندرجہ ذیل عوامل قابلِ سزا ہیں

الف) تحریک و تنظیم سے غداری اور دشمن کی مدد کرنا۔

ب) تنظیمی قیادت، ریجنل کمانڈ یا کیمپ کمانڈ کیخلاف بغاوت کرنا، یا ساتھی سرمچاروں کو بغاوت پر اکسا کر تنظیمی ڈسپلن میں "چین آف کمانڈ" کو توڑنا۔

ج) دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال کر سرنڈر کرنا۔

د) جان بوجھ کر اپنے کمانڈر کے احکامات کو رد کرنا۔

ہ) دشمن کے سامنے بزدلی دکھانا، اور میدان جنگ سے فرار ہونا۔

و) اپنی تفویض کردہ ذمہ داریوں کو جان بوجھ کر پورا نا کر کے تنظیم کو خطرے میں ڈالنا۔

2 ایک گوریلہ تنظیم میں رازداری اسکی سب سے بڑی طاقت ہوتی ہے۔ تمام سرمچار ہر تنظیمی و تحریکی راز کی حفاظت اپنی جان سے بڑھ کر کریں گے۔

مندرجہ ذیل عوامل قابلِ سزا ہیں

الف) کسی بھی تنظیمی راز کو دشمن تک ارادتاً یا غیرارادتاً پہنچانا۔

ب) سرمچار ساتھیوں کے حقیقی نام، علاقے اور رہائش ارادتاً یا غیرارادتاً ظاہر کرنا۔

ج) تنظیم کے کسی فوجی منصوبے کی معلومات، کسی غیر متعلقہ شخص کو بتانا۔

د) تنظیمی راز اپنے بیوی یا شوہر بچوں، گرل فرینڈ/ بوائے فرینڈ، دوست یا والدین کو بتانا۔

3 ہر سرمچار کو قوم کے ہر فرد کے ساتھ ایسا رویہ برتنا ہے کہ قوم تنظیم و تحریک پر مکمل بھروسہ رکھے، پوری قوم تنظیم کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرے اور ہر کوئی آزادی کی جنگ پر ایمان رکھے۔

مندرجہ ذیل عوامل قابلِ سزا ہیں

الف) تنظیم کی جانب سے عطا کردہ طاقت کو کسی بھی طور بیگناہ بلوچ عوام کے خلاف استعمال کرنا۔

ب) قوم کے افراد کے ساتھ ایسا رویہ رکھنا، جس سے انکا تنظیم و تحریک سے اعتماد اٹھ جائے۔

ج) قوم یا ساتھی سرمچاروں کا مال و اسباب چوری کرنا، لوٹنا، زبردستی چھیننا یا ادھار لیکر واپس نہیں کرنا۔

د) بلاوجہ قوم کے کسی فرد کے عزت نفس کوزک پہنچانا، گالم گلوچ کرنا، غیر اخلاقی زبان استعمال کرنا۔
ہ) قوم کے کسی شخص کو دھمکانا، بھتہ وصول کرنا۔
و) اپنے اختیارات سے تجاوز کرنا اور انکا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے، ذاتی مفادات کی تکمیل کرنا۔
ز) قوم کے کسی فرد یا ساتھی سرمچار کو بے گناہ قتل کرنا، زناہ بالجبر یا غیر انسانی تشدد کا نشانہ بنانا۔
ح) قوم کے سامنے جان بوجھ کر تنظیم و تحریک کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا، بے بنیاد الزامات لگانا، لوگوں کو بھڑکانا تاکہ تنظیم و تحریک سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے۔
ط) تنظیم یا قوم کے اندر کسی قسم کی نسلی، جنسی، مذہبی یا قبائلی عصبیت و تفریق اور تعصب پیدا کرنا یا اسکا مرتکب ہونا۔
ی) کسی جنگی قیدی کے ساتھی جینیوا کنوینشن کے برخلاف سلوک روا رکھنا۔

4 تنظیم اور تنظیم کے وسائل قومی امانتیں ہیں، جو آپکے پاس ہیں، انکی ہر حال میں حفاظت آپکا فرض ہے۔

مندرجہ ذیل عوامل قابلِ سزا ہیں

الف) دانستہ طور پر تنظیمی وسائل کو کھودینا، دشمن کے قبضے میں جانے دینا، یا ضائع ہونے دینا۔
ب) تنظیم کے اسلحہ یا پیسے کا غلط استعمال کرنا۔
ج) تنظیم کی جانب سے دیئے گئے اسلحہ کو واپس صحیح وسالم حالت میں ڈیوٹی کے بعد لوٹانے میں ناکامی۔
د) دشمن سے ضبط کیا گیا اسلحہ یا مال واسباب، پورے حساب کے ساتھ تنظیم کو نہیں سونپنا۔
ہ) اپنا اسلحہ دشمن کے حوالے کرنا۔
و) تنظیم کے پیسوں میں خرد برد کرنا۔

5 اپنی خدمات تنظیم و تحریک کے حوالے کرنے کے بعد ڈسپلن برقرار رکھنے کیلئے تمام سرمچار اس بات کے پابند ہیں کہ وہ ایک کیمپ سے دوسرے کیمپ جانے، چھٹی لینے، سفر کرنے، تنظیم کے ایک ڈیپارٹمنٹ سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے، بیرون ملک جانے سے پہلے قیادت سے رسمی اجازت لیں۔

مندرجہ ذیل عوامل قابل سزا ہیں

الف) بغیر اجازت چھٹی پر جانا۔

ب)بغیر اجازت ایک کیمپ سے دوسرے کیمپ جانا۔

ج)بغیر اجازت بیرون ملک چلے جانا۔

د)بغیر اجازت اپنے متعین کام کو چھوڑ کر تنظیم کے کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں از خود مرضی کام شروع کرنا۔

ہ)پارٹی قیادت جو ذمہ داری، کیمپ یا ڈیپارٹمنٹ تفویض کرتی ہے، اس ذمہ داری کو بغیر کسی معقول وجہ کے تسلیم نہیں کرنا۔

6 منشیات بلوچ قوم کے مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے، اگر ایک سرمچار منشیات کی لت میں پڑ جاتا ہے تو جہاں قوم کے سامنے یہ اس سرمچار، تنظیم اور تحریک کیلئے نقصاندہ ہے، وہیں منشیات کا عادی ایک شخص دوران ڈیوٹی اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان بھی خطرے میں ڈال سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل عوامل قابل سزا ہیں

الف)اگر کوئی سرمچار دوران ڈیوٹی نشے کی حالت میں ہوتا ہے۔

ب)اگر کوئی سرمچار کسی کیمپ میں سخت ممنوعہ منشیات (ہیروئین، کرسٹل، کوکین، شراب، تریاق) کا استعمال کرتا ہے۔

ج)اگر کوئی سرمچار نشے کی حالت میں قوم کے سامنے جاتا ہے۔

د)اگر کسی سرمچار کے قبضے سے سخت ممنوعہ منشیات برآمد ہوتے ہیں۔

ہ)اگر نشے کی وجہ سے کوئی سرمچار اپنی ڈیوٹی پر نہیں پہنچ پاتا۔

7 قوم، تحریک اور تنظیم کے اندر یکجہتی پیدا کرنا، باہم ایک ربط اور اتحاد کے جذبات پیدا کرنا تمام سرمچاروں کا ایک اہم فرض ہے۔

مندرجہ ذیل عوامل قابلِ سزا ہیں

الف) کوئی بھی ایسا عمل یا بیان جو تحریک یا تنظیم کے اندر قبائلی، لسانی یا علاقائی تفرقات پیدا کرنے کا باعث بنیں۔

ب)تنظیم کے اندر دھڑے بازی پیدا کرنا۔

ج) پارٹی پالیسی کے برعکس تحریک کے دوسرے اسٹیک ہولڈروں کیخلاف نفرت انگیز زبان استعمال کرنا۔

چین آف کمانڈ

تنظیم کا اعلیٰ ترین ادارہ سینئر کمانڈ کونسل ہے، جس کی سربراہی کمانڈر ان چیف کرتا ہے۔ یہ ادارہ عسکری اور غیر عسکری پالیسی سازی اور احکامات جاری کرتی ہے۔ جس کا اطلاق تمام ماتحت اداروں اور سرمچاروں پر ہوتا ہے۔ عسکری پالیسی براہ راست آپریشنل کور کمیٹی کو جاری ہوتی ہیں۔ آپریشنل کور کمیٹی تنظیم کا دوسرا بڑا ادارہ ہے، جو مختلف کیمپوں، ریجنز اور شہری سیلوں کے ذمہ دار ہیں۔ سینئر کمانڈ کونسل کی جانب سے جاری احکامات و پالیسی اپنے متعلقہ کیمپوں یا شہری سیلوں پر کرتے ہیں۔ کیمپ کمانڈر یا شہری سیل کا کمانڈر آپریشنل کور کمیٹی سے موصول پالیسوں و احکامات کو اپنے ماتحت سرمچاروں تک سَر کرتے ہیں، کسی آپریشن کی قیادت کرتے ہیں اور آپریشن کے بابت احکامات اور ذمہ داریاں سونپتے ہیں، کیمپ کے روزانہ کے معمولات چلاتے ہیں اور اس بابت ذمہ داریاں دیتے ہیں۔ کمانڈر ان چیف سے لیکر ایک سپاہی تک سب برابر سرمچار ہیں، اور اس "چین آف کمانڈ" اور ضابطے کا اطلاق سب پر برابری کے بنیاد پر ہوتا ہے۔ تمام فوجی احکامات خاص حکمت عملیوں کے تحت جاری کیئے جاتے ہیں، زیادہ تر مواقع پر وہ حکمت عملیاں مخفی ہوتی ہیں، اس لیئے یہ فوجی ڈسپلن کے تحت ضروری ہے کہ اگر خود سے اعلیٰ ذمہ دار کے حکم کا پورا مقصد سمجھ نہیں بھی آئے لیکن پھر بھی اس حکم کو فوری اور اچھے طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ یہ ہر سرمچار کی ذمہ داری ہے کہ وہ اچھے سے پورے کوڈ آف کنڈکٹ کو سمجھے، اپنی ذمہ داریوں کو جانے، اپنے کمانڈر اور ذمہ دار کو جانے۔ بوقت حکم، یہ ضروری ہے کہ انتہائی پیشہ ورانہ انداز میں خوش مزاجی کے ساتھ اس حکم کو تسلیم کرکے، اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ اگر اس حکم کے بابت آپ کو کوئی اعتراض اور مسئلہ ہو تو، اس وقت کام کو پورا کریں، بعد میں اس مسئلے کو متعلقہ ذمہ داروں، یا آپریشنل کور کمیٹی کے سامنے رکھا جائے۔ چاہے وجہ جو بھی ہو، اگر اسی وقت آپ خود سے سینئر ذمہ دار کا حکم مسترد کرتے ہیں، یہ فوجی ڈسپلن کے نقطہ نگاہ سے بدترین خلاف ورزی ہے اور اسکی سخت سزا ہے۔ یہ بات واضح ہو کہ بلوچ لبریشن آرمی بطور تنظیم، وسیع تر قومی مفاد اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، مختلف اتحاد تشکیل دینے کا مجاز ہے اور

کسی اتحاد کے تحت تنظیمی کارکنان کو اتحادی تنظیموں کے محاذوں پر بھی بھیج سکتا ہے۔اسکی واضح مثال بلوچ راجی آجوئی سنگر کا اتحاد ہے۔لیکن تنظیم کے تمام کارکنان اتحاد میں ہونے کے باوجود، یا ضرورت پیش آنے پر اتحادی تنظیم کے ساتھ محاذ پر بھیجے جانے کے باوجود صرف بلوچ لبریشن آرمی کے ڈسپلن اور چیبن آف کمانڈ کے ماتحت ہونگے اور مکمل طور پر تنظیم کا اثاثہ ہونگے۔کوئی جہدکار بی ایل اے کے چیبن آف کمانڈ کے بجائے اتحادی تنظیم کے چیبن آف کمانڈ کا تب پابند ہوگا، جب اسے تنظیم کے اعلیٰ اداروں سے خاص اجازت حاصل ہو یا ایسا کرنے کی ہدایت کی گئی ہو۔بصورت دیگر وہ اتحادی تنظیموں کے کوڈ آف کنڈکٹ کا ماتحت نہیں ہوگا۔

سزا

سزا کا انحصار غلطی، غلطی کے اثرات، غلطی کے دہرائے جانے، دانستگی یا نادانستگی کے بنیاد پر متعلقہ شخص یا "جسٹس کمیٹی" کریگی۔غلطی کے درج ذیل تین کٹیگری ہیں۔

کٹیگری الف

1 کیمپ کے نظم وضبط کو توڑنا، اپنی ذمہ داریاں پوری نا کرنا۔

2 قاعدہ نمبر 6 کے کسی بھی شق کی خلاف ورزی کرنا۔

" کٹیگری الف" میں وہ غلطیاں اور ڈسپلن کی خلاف ورزی شامل ہیں، جن کے اثرات شدید نہیں، انکی خلاف ورزی کی صورت میں سزا کا تعین متعلقہ کیمپ یا سیل کمانڈر موقع پر خود کرنے کا مجاز ہے۔

کٹیگری ب

1 قاعدہ نمبر 7 کے کسی بھی شق کی خلاف ورزی۔

2 قاعدہ نمبر 4 کے کسی بھی شق کی خلاف ورزی۔

3 قاعدہ نمبر 2 سوائے شق الف کے کسی بھی شق کی خلاف ورزی۔

" کیٹگری ب " میں شامل جرائم یا غلطیاں زیادہ سنگین نوعیت کی ہیں، جن کے اثرات پوری تنظیم پر پڑ سکتی ہیں۔ ان خلاف ورزیوں کی صورت میں کیمپ کمانڈر یا سیل کمانڈر آپریشنل کور کمیٹی کے کسی رکن کی منظوری سے اپنے ہمراہ کم از کم ایک تین رکنی " جسٹس کمیٹی " تشکیل دیگی۔ جسٹس کمیٹی تحقیقیات مکمل کر کے اسکے بعد سزا تفویض کرنے کا مجاز ہوگا۔

کیٹگری ت

1 قاعدہ نمر 1 کے کسی بھی شق کی خلاف ورزی۔

2 قاعدہ نمبر 2 شق الف کی خلاف ورزی کرنا۔

3 قاعدہ نمبر 3 کے کسی بھی شق کی خلاف ورزی۔

4 قاعدہ نمبر 5 کے کسی بھی شق کی خلاف ورزی۔

تنظیمی ڈسپلن کے تحت " کیٹگری ت " سنگین ترین قسم کی خلاف ورزی ہے۔ درج بالا فہرست میں سے کسی جرم یا خلاف ورزی کے ارتکاب کی صورت میں متعلقہ کمانڈر سینئر کمانڈ کونسل کو اطلاع دیگی اور اپنے سفارشات پہچائیگی۔ سینئر کمانڈ کونسل اپنی نگرانی میں ایک " جسٹس کمیٹی " تشکیل دیکر، معاملے کی تحقیق کرکے سزا تفویض کریگی۔

ممکنہ سزائیں

تحقیق کے بعد اگر جرم یا غلطی ثابت ہو جاتی ہے، پھر جرم یا غلطی کی شدت اور درپیش حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمانڈر یا " جسٹس کمیٹی " مندرجہ ذیل سزائیں دینے کا مجاز ہے۔

1 ایک مخصوص مدت تک تنظیمی سامان واپس لیکر معطل کرنا۔

2 سخت جسمانی ورزش یا روزمرہ کے کاموں کی اضافی ذمہ داری دینا۔

3 ایک مخصوص مدت تک قید میں رکھنا۔

4 مزید خدمات کیلئے نا اہل قرار دیکر خاموشی سے تنظیم سے فارغ کرنا۔

5 بے وقار کر کے عوامی اعلان کی صورت میں تنظیم سے فارغ کرنا۔

6 شدید ترین سزا، سزائے موت۔

7 اسکے علاوہ جسٹس کمیٹی وقت و حالات کی نزاکت کے مطابق مذکورہ فہرست سے باہر جرم کا کما حقہ سزا دینے کا مجاز ہے۔

8 مذکورہ عوامل کے علاوہ سینئر کمانڈ کونسل کو یہ اختیار ہوگا کہ کسی واضح غلطی کے ارتکاب نا ہونے کے باوجود محض کارکردگی و صلاحیت کے پیش نظر کسی کارکن یا کمانڈر کے کسی عہدے سے تنزلی کے بابت فیصلہ کرے۔ جس طرح سینئر کمانڈ کونسل کسی جہدکار کے محض صلاحیتوں کو مدنظر رکھ کر ترقی کا فیصلہ کرسکتی ہے، اسی طرح تنزلی کا فیصلہ کرنے کا بھی حق محفوظ رکھتا ہے۔

حصہ سوئم

بنیادی تربیت

کسی بھی رضا کار کیلئے عمل سب سے بڑی تربیت اور میدان جنگ تربیت گاہ ہوتی ہے۔لیکن با قاعدہ اس مقدس عمل اور تاریخی فرض کا حصہ بننے سے پہلے ہر رضا کار کو چند بنیادی باتیں ذہن نشین کر لینی چاہئیں۔

ریکروٹمنٹ

بلوچ لبریشن آرمی اس قومی جنگ کو جاری رکھنے اور اسے منطقی انجام تک پہنچانے کیلئے افرادی قوت کیلئے اپنے قوم کے بیٹوں اور بیٹیوں پر تکیہ کرتی ہے۔اگر کوئی رضا کار اپنے قومی فرائض سرانجام دینے کیلئے بی ایل اے کے مقصد وطریقہ کار سے متفق ہوکر، اس کاروان میں شریک ہونا چاہتا ہے، تو اسے سب سے پہلے چند ایک باتیں اچھی طرح سوچنی اور سمجھنی چاہیئے۔آپ بی ایل اے کا حصہ کیوں بننا چاہتے ہیں؟ آپ یہ فیصلہ جذبات، مہم جوئی یا سنسنی خیزیت کے تحت لے رہے ہیں یا آپ حقیقی مقصد سے متفق ہیں؟ آپ کو سمجھنا چاہیئے کہ اس راستے میں کوئی رومانویت نہیں بلکہ یہ پر کٹھن اور پر خطر رستہ ہے، آپکی زندگی ہر وقت خطرے میں رہیگی اور ایک بار تنظیم کا حصہ بننے کے بعد آپ پھر دوبارہ معمولی زندگی نہیں گذار سکیں گے۔آپ کو بی ایل اے کا مقصد وطریقہ کار بھی اچھی طرح سمجھنا چاہیئے کہ بی ایل اے بلوچ قومی فوج ہے، جو بلوچستان کی مکمل آزادی اور ایک آزاد جمہوری فلاحی ریاست کے قیام کیلئے خود سے کئی گنا زیادہ طاقتور افواج کیخلاف ایک با قاعدہ جنگ لڑ رہی ہے۔آپ کو اس حقیقت سے متفق ہونا ہوگا کہ بلوچ قوم ایک تاریخی قوم ہے اور بلوچستان صدیوں سے اسکی سرزمین رہی ہے۔جس پر طاقت کے زور پر لشکر کشی کر کے قبضہ کیا گیا ہے، اور طاقتور کو صرف طاقت کے زور پر ہی اپنے سرزمین سے باہر نکالا جاسکتا ہے۔اور قابض کے خلاف بھرپور طاقت استعمال کرنے کا ہمارے پاس اخلاقی، تاریخی اور قانونی جواز موجود ہے۔ ایک باران بنیادی باتوں پر سوچ بچار اور متفق ہونے کے بعد اگر آپکو تنظیم کے کسی "ریکروٹمنٹ سیل" کا انتہائی مصدقہ طور پر علم ہے، تب ہی رابطہ کریں۔اگر آپ کو معلوم نہیں کہ بی ایل اے کا حصہ کیسے بنا جاسکتا ہے، تو ہرگز کھلے عام کسی سے نا پوچھیں کہ آپ کیسے حصہ بن سکتے ہیں۔اس طرح لاپرواہی کا مرتکب ہوکر، آپ دشمن کے نظروں میں آسانی سے آسکتے ہیں۔ بی ایل اے کے خاموش

رضا کاراور سیل بلوچستان کے ہر کونے میں موجود ہیں اور سب پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ آپ ایسی صورت میں اپنا قومی کردار مضبوط اور افکار بلند رکھیں، اور خاموشی سے جو بھی قومی کام کررہے ہیں، اسے جاری رکھیں۔ آپ کو کچھ عرصے پرکھنے کے بعد آپ سے خود رابطہ کیا جائے گا۔ ایک بات اچھی طرح یاد رکھیں، آپکا راز آپکی زندگی ہے۔ آپ خود ریکروٹمنٹ کیلیئے رابطہ کرتے ہیں یا آپ سے رابطہ کیا جاتا ہے، بہرصورت آپ کو یہ بات مکمل پوشیدہ رکھنا ہے۔ اس راز کا علم نا آپکے والدین کو ہونا چاہیئے، نا بہن بھائیوں کو اور نا ہی قریب ترین دوستوں کو۔ آپ یہ ضرور سوچیں گے کہ اپنے راز میں کسی کو اگر آپ شریک کرتے ہیں تو دوہری زندگی گذارنا آپ کیلیئے آسان ہوجائیگا لیکن یاد رکھیں زیادہ تر راز دشمن تک مخبروں کے ذریعے نہیں پہنچتے بلکہ اعتماد کرکے خود ہی قریبی لوگوں کو بتانے سے ہی دشمن تک پہنچتے ہیں۔ جب آپ اپنا راز خود نہیں رکھ سکے تو پھر آپ اپنے بااعتماد ترین ساتھی، رشتہ دار یا بہن بھائی پر بھی بھروسہ نہیں کرسکتے کہ وہ آپکا راز خود تک محدود رکھ سکے گا۔ ایک اور بات آپ کو اچھی طرح سمجھنا چاہیئے، جب آپ بی ایل اے کا حصہ بن جاتے ہیں تو اسکے بعد آپ خود بخود اس بات کا استحقاق نہیں رکھتے کہ کسی دوسرے ممکنہ رضا کار کو آپ بی ایل اے میں بھرتی کریں تاوقتیکہ کمانڈ کونسل آپ کو بھرتی کے فرائض نہیں سونپتی۔

اگر آپ ایسے رضا کار ہیں، جسے کمانڈ کونسل کی جانب سے بھرتی کے اختیارات حاصل ہیں، دوسرے الفاظ میں آپ "بی ایل اے ریکروٹمنٹ سیل" کا حصہ ہیں۔ پھر کسی بھی نئے شخص کو بھرتی کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل باتوں پر انتہائی تحقیق کریں۔

1 دشمن مختلف طریقوں سے اپنے مخبر تنظیم کے صفوں میں داخل کرنے کی کوشش کریگا۔ بھرتی کرنے سے پہلے رضا کار کے بارے میں ایک سے زائد ذرائع سے مکمل معلومات حاصل کریں اور جانیں کہ ممکنہ رضا کار کا دشمن سے کوئی تعلق تو نہیں۔

2 رضا کار پر ایک طویل عرصے تک نظر رکھیں، اسکے ذاتی کردار و افکار کی پختگی کو جانچیں، اسکے نظریئے کے مضبوطی اور مستقل مزاجی پر خاص نظر رکھیں اور روزمرہ کی زندگی میں اسکے کردار کا جائزہ لیں۔

3 یاد رکھیں، کسی ممکنہ رضا کار کے بھرتی کے معاملے میں محض اپنی ذاتی رائے پر اکتفا نا کریں۔ دوسرے ذرائع سے بھی معلومات حاصل کریں۔

4 بھرتی کے فوری بعد رضا کار کو بنا تربیت بندوق نہیں تھمائیں، پہلا مرحلہ کسی رضا کار کے ذہنی تربیت کا ہوتا ہے۔ اسے فکری طور پر تیار کریں، اسے ذہنی طور پر جنگی حالات کیلئے تیار کریں۔ اسکے بعد حالات کے مطابق کمانڈ کونسل سے رابطہ کر کے رضا کار کے جنگی تربیت کا بندوبست کریں۔

جنگی تربیت

جب کسی رضا کار کا بی ایل اے میں باقاعدہ بھرتی ہوجاتا ہے تو اسکے بعد کمانڈ کونسل موجود حالات، رضا کار کے صلاحیت اور جنگی حکمت عملی کو مدنظر رکھتے ہوئے، اسے اسکا شعبہ، کیمپ یا سیل تفویض کرتا ہے اور ہدایت جاری کرتا ہے کہ وہ کس کمانڈر کے ماتحت ہوگا۔ نئے رضا کار کو چاہے عسکری شعبہ تفویض کی جائے یا غیر عسکری لیکن بنیادی گوریلا جنگی تربیت تمام رضا کاروں پر فرض ہے۔ سوائے ان صورتوں میں کہ جسمانی معذوری ہو، رضا کار بلوچستان سے باہر مقیم ہو، حالات سازگار نا ہوں، کمانڈ کونسل حکمت عملی کے تحت ضروری نا سمجھے۔ جب آپکے بھرتی کا عمل مکمل ہوگیا، آپ مزید ایک ممکنہ رضا کار نہیں بلکہ آپ بی ایل اے کے اور مادر وطن بلوچستان کے باقاعدہ ایک سرمچار ہیں۔ بطور سرمچار اپنی تاریخی اہمیت اور کردار کو سمجھیں۔ سب سے پہلے جو جنگی تربیت آپکو دی جارہی ہے اس پر پوری توجہ دیں۔ آپ بندوق اور بارود کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہ کیا ہیں۔ بندوق، بارود اور دھماکوں سے انسانوں کی جانیں لی جاتی ہیں، اور آپ بھی انسانی جانیں لیں گے لیکن آپکے پاس یہ انسانی جانیں لینے کی تاریخی جواز اور مضبوط دلائل ہیں۔ آپ پیشہ ور قاتل نہیں ہیں۔ آپ دفاعی جنگ لڑ رہے ہیں، اپنی سرزمین اور اپنے مظلوم قوم کا دفاع کر رہے ہیں۔ آپ کے پاس اور جس قومی فوج کا آپ حصہ بنے ہیں اسکے پاس مضبوط تاریخی جواز ہیں کہ وہ اپنی دفاع میں انسانی جانیں لیں۔ آپ کو اپنے جوازات اور اپنا نظریہ اتنا مضبوط کرنا ہوگا کہ آپ کبھی ہچکچائیں نہیں۔ آپکو یہ بھی اچھی طرح جاننا ہوگا کہ جب آپ تربیت لیں گے اور بندوق ایک بار ہاتھ میں تھامیں

گے صرف آپ جانیں نہیں لیں گے، آپکو اپنی جان بھی قربان کرنی پڑسکتی ہے۔ اس کیلیئے بھی آپکو ذہنی طور پر تیار رہنا ہوگا۔ آپکو اس بات کیلیئے بھی ذہنی طور پر تیار رہنا ہوگا کہ آپ پہاڑوں میں بیس کیمپ میں رہیں، یا شہروں میں زیرزمین رہیں یا پھر کھلے عام دوہری زندگی گذاریں، بہرصورت یہ زندگی بہت سخت، ظالم اور جفاکش ہے۔ اس زندگی کیلیئے آپکو خود کو ذہنی اور جسمانی طور پر تیار رکھنا ہوگا۔

اسلحہ اور ذمہ داری

کسی سرمچار کے اہم ترین ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری تنظیم کے اسلحہ جات کی حفاظت اور اسکی دیکھ بھال ہے۔ کچھ حالات میں تنظیمی جنگی وسائل کی حفاظت اپنی جان کی قیمت پر کی جاتی ہے۔ تنظیم کی طرف سے آپ کو جو بندوق دی جاتی ہے، اسے ایسا تصور کریں جیسے وہ آپکے جسم کا ایک عضو ہے اور اسکی حفاظت اپنے جسم کے کسی عضو کی طرح ہی کریں۔ تنظیم نے جو بندوق آپکو دی ہے اور جو جنگی وسائل آپکے نگہبانی میں ہیں، وہ دشمن کے خلاف استعمال ہونے کیلیئے ہیں۔ اسلیئے انہیں ہر وقت تیار اور صاف حالت میں رکھنا فرض ہے تا کہ جب بھی اچانک ضرورت پڑے وہ میسر ہوں۔

جنگی وسائل کے حوالے سے مندرجہ ذیل احکامات کا اطلاق پوری تنظیم پر ہوتا ہے۔

1 کسی سرمچار کو کونسا اسلحہ دینا ہے اور کتنا اسلحہ دینا ہے، اسکا ذمہ دار کیمپ یا سیل کمانڈر ہوگا۔ کوئی سرمچار انفرادی طور پر خود اپنی مرضی سے من چاہا اسلحہ اٹھانے کا حق نہیں رکھتا۔

2 کسی کیمپ یا سیل تک کب اور کتنے اسلحہ کا کوٹہ پہنچنا ہے، اسکا فیصلہ کمانڈ کونسل کریگا۔ کسی کیمپ کمانڈر کو ازخود اسلحہ کے بارے میں کسی فیصلے کی آزادی حاصل نہیں۔

3 تنظیم کی طرف سے آپ کو مہیا کیا گیا اسلحہ اور ایک ایک گولی تنظیم کی امانت ہے، جو جنگ میں استعمال ہوا، اسکی رپورٹ کمانڈر کو دینا لازمی ہے، اگر کوئی سرمچار چھٹی پر جاتا ہے یا کسی ایسے جگہ جاتا ہے جہاں اسلحہ نہیں لیجا سکتا تو اسے دوبارہ اپنا اسلحہ کمانڈر کو واپس دینا ہوگا۔

4 بھری ہوئی بندوق، کسی ساتھی سرمچار یا بلاوجہ کسی بیگناہ بلوچ پر تاننا قابلِ سزا جرائم ہیں۔

5 کیمپوں یا سیلوں کو مہیا کیئے گئے اسلحہ کی مکمل ذمہ داری کمانڈر کی ہوگی۔ کمانڈر کو مکمل حساب رکھنا ہوگا اور

حسب ضرورت طلب کرنے پر کمانڈ کونسل کو مہیا کرنا ہوگا۔ اسلحہ کی خرابی یا گم ہونے یا دشمن کے ہاتھوں لگنے کی صورت میں کمانڈ کونسل مذکورہ کیمپ یا سیل کمانڈر سے جواب طلبی کریگی۔

6 اسلحہ جات کے استعمال میں ہر وقت حفاظتی تدابیر کا حد درجہ خاص خیال رکھا جائے، تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچا جاسکے۔

رازداری

راز ایک بوجھ ہوتا ہے، سہولت نہیں، اس لیئے کوشش کریں کم سے کم راز اپنے پاس رکھیں۔ کوئی چیز صرف تب جاننے کی کوشش کریں، جب انتہائی ضرورت ہو۔ جب کسی بارے میں آپ سے اعلیٰ رینک سرمچار یا کسی دوسرے شعبے کا سرمچار کچھ نا بتائے تو آپ اس بارے میں ازخود جاننے کی ہرگز کوشش نا کریں۔ کسی ساتھی سرمچار کو اگر آپ پہلے سے ذاتی طور پر نہیں جانتے ہیں، تو اسکا نام، علاقہ، گھر بالکل جاننے یا پوچھنے کی کوشش نا کریں۔ ایک شہری سیل میں کام کرنے والے دوست کبھی بھی ایک دوسرے کو اپنے گھر نہیں دِکھائیں، ملنے کیلیئے ایک مخصوص محفوظ جگہ کا تعین کریں اور اسکے لیئے مخصوص کوڈ الفاظ استعمال کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں آپکا راز آپکا سب سے بڑا دشمن ہے اور یہ راز جتنے لوگوں تک منتقل ہوگا، آپکا دشمن اتنا ہی طاقتور ہوتا جائیگا۔ اپنے سب سے بڑے دشمن کو ہمیشہ کمزور حالت میں رکھیں۔ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ کچھ سرمچار وقتی طور پر ایک راز سینے میں رکھتے ہیں، لیکن طویل عرصہ گذرنے کے بعد وہ اسے راز تصور نہیں کرتے اور قصوں کی طرح بیان کرتے ہیں۔ یاد رکھیں، راز ہمیشہ راز رہتا ہے، جو آج راز ہے وہ دس سال بعد بھی راز ہی رہنا چاہیئے۔ جس راز کا افشاں ہونا آج نقصان کا باعث بن سکتا ہے، اس راز کا افشاں ہونا دس سال بعد بھی کسی نا کسی طرح بلواسطہ یا بلا واسطہ کسی نا کسی طرح تنظیم یا کسی تنظیمی ساتھی کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ تنظیم کے دو دہائیوں کے تجربات کی روشنی میں دیکھا گیا ہے کہ سب سے زیادہ نقصان راز اپنے سب سے بھروسہ مند شخص کے سامنے افشاں کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ وہ بھروسہ مند شخص دشمن کا ایجنٹ ہو، لیکن یاد رکھیں، جس طرح کوئی آپکا سب سے بھروسہ مند شخص ہے اسی طرح کوئی اسکا سب سے بھروسہ مند شخص ہوتا ہے اور اسی طرح یہ سلسلہ آگے بڑھتا جاتا ہے اور بالآخر بات دشمن کے کسی مخبر تک پہنچ

جاتی ہے۔ تنظیم سے جڑا کوئی بھی راز ہو، چاہے وہ آپکا ہی راز ہو، وہ آپکا نہیں رہتا، وہ تنظیمی وقومی امانت ہوتا ہے۔ اسکی حفاظت اپنی جان سے بڑھ کر کریں۔ یاد رکھیں، کوئی بھی راز معمولی نہیں ہوتا، ضروری نہیں اگر کسی راز کے افشاں ہونے سے آپکو فوری نقصان نہیں ہوا تو اسکا کوئی نقصان نہیں ہوا، آپکے علم میں بھی نہیں ہوتا لیکن اس راز کی وجہ سے آپکے کسی اور سرمچار ساتھی کو نقصان پہنچ رہا ہوتا ہے۔ گوریلہ سرمچار مخفی ہوتے ہیں اور معلومات کے بغیر دشمن اندھا ہوتا ہے، اسلیئے دشمن اپنے تمام حربے اور وسائل استعمال کرکے تنظیمی راز و معلومات اکھٹے کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس ضمن میں دشمن کے آزمودہ حربے درج ذیل ہیں۔ تمام سرمچاران تمام باتوں پر انتہائی غور کریں اور گہری نظر رکھیں۔

1 ہمیشہ سے دشمن کا سب سے آزمودہ حربہ اپنے ایجنٹ تنظیم کے صفوں میں شامل کرنا ہوتا ہے۔ اس حوالے حد درجہ احتیاط برتی جائے، دنیا کے تمام انقلابی تنظیموں میں کوئی نا کوئی دشمن کا ایجنٹ داخل ہونے میں ضرور کامیاب ہوا ہے۔ اسی لیئے بی ایل اے میں بھرتی کے عمل کو سخت سے سخت رکھا گیا ہے۔ اس مد میں ضروری ہے کہ بی ایل اے کے ریکروٹمنٹ سیل کسی بھی بھرتی سے پہلے اپنے جانچ پڑتال کے عمل کو سخت کریں۔ تمام سرمچار ہمیشہ اپنے آنکھ و کان کھلے رکھیں۔ اگر تنظیم کے اندر راز داری سخت ہو تو ایجنٹ داخل ہو بھی جائے تو اسے کامیابی حاصل نہیں ہوتی اور وہ بے چین رہتا ہے، اس لیئے وہ مشکوک حرکات شروع کردیتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ غیر متعلقہ سوالات پوچھتا ہے، اچانک غائب رہتا ہے اور ایک تسلسل دیکھنے میں مل سکتا ہے کہ جہاں تنظیم یا کسی ساتھی کو نقصان پہنچ رہا ہو، ایسا شخص وہاں موجود رہا ہے۔ اگر کسی کے بارے میں ایسا گمان ہو جو صحیح بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی، فوری طور پر کسی اعلیٰ کمانڈر کو مطلع کیا جائے تاکہ خفیہ طور پر تحقیقات شروع کی جاسکیں۔

2 تنظیمی راز حاصل کرنے کیلیئے دشمن کا ایک اور سب سے بڑا حربہ ٹیکنالوجی ہے، جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے دشمن آپکے فون ٹریس کرنے، ہیک کرنے، کال ریکارڈ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر احتیاط نہیں برتی جائے تو انجانے میں بے تحاشہ نقصان کا سامنا ہوسکتا ہے۔ اس پر تفصیلی ذکر آگے ہوگی۔

3 دنیا بھر میں خفیہ ادارے راز حاصل کرنے کیلیئے " آئی کینڈی" کا حربہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ عمومی طور

پر کوئی خوبصورت دوشیزہ ہوتی ہے، جو آپکے قریب آتی ہے۔ آپکا اعتماد و دوستی حاصل کر کے آہستہ آہستہ آپکو یقین دلاتی ہے کہ وہ آپکے محبت میں گرفتار ہو چکی ہے، وہ یہ تک یقین دلاتی ہے کہ وہ تحریک کا حصہ بننے کیلئے تیار ہے۔ انہیں خاص تربیت حاصل ہوتی ہے کہ کیسے وہ آپکا اعتماد اور محبت جیتیں۔ جب ایک بار وہ کامیاب ہو جاتے ہیں پھر وہ آپکے مردانہ فطرت کے کمزوری کا استعمال کر کے آپ سے نا صرف راز اگلواتے ہیں بلکہ گرفتاری کا بھی باعث بنتے ہیں۔ ہمیشہ ایسے انجان دوستیوں سے محتاط رہیں۔ اگر پہلے سے کوئی دوستی قائم بھی ہے تو یاد رکھیں، کوئی بھی رشتہ تنظیم اور تنظیمی راز پر مقدم نہیں۔ بھروسہ ہونے کے باوجود بھی راز کی حفاظت کریں۔

4 تنظیم کے علاقائی بیس کیمپوں کے محل وقوع کی معلومات لینے کیلئے دشمن اکثر چرواہوں یا علاقائی لوگوں کا سہارا لیتا ہے۔ بلوچ چرواہے کسی بھی علاقے کے پورے محل وقوع سے پوری طرح آگاہ ہوتے ہیں، انکا استعمال اکثر و بیشتر کیمپ کا پتہ لگانے کیلئے ہوتا ہے۔ ضروری نہیں تمام چرواہے مخبر ہوں، لیکن یہ ضروری ہے کہ نظر رکھی جائے کہ کب کوئی غیر معمولی حرکت ہو رہی ہے۔ اگر کبھی کوئی آپریشن ہوتا ہے تو اس بات پر غور کی جائے کہ آپریشن سے چند دن پہلے کن کی آمد و رفت تھی۔ اسی طرح علاقائی لوگوں کو کیمپ بھیج کر "چپ" کے ذریعے کیمپ کے حدود اربعہ پتہ لگانے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ ہمیشہ غیر ضروری آمد و رفت پر کڑی نظر رکھیں۔

ٹیکنالوجی

یہ ٹیکنالوجی کا دور ہے، جس طرح ٹیکنالوجی نے زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح تحریک میں بھی کچھ سہولیات پیدا کی ہیں۔ اسی طرح بے تحاشہ خطرات بھی اپنے ساتھ لے آئی ہے۔ لہٰذا تمام سرمچاروں کو ٹیکنالوجی کے استعمال میں خاص خیال برتنا چاہیئے۔ ہمیشہ تنظیمی کاموں کیلئے مبائل اور سم الگ استعمال کریں، اور ذاتی مبائل و سم الگ رکھیں۔ اگر کوئی وائی فائی زیر استعمال ہے تو دونوں مبائلوں کو کبھی بھی اس ایک ہی وائی فائی پر استعمال نا کریں۔ ایک ہمیشہ سم ڈیٹا پر رکھیں۔ اگر سرمچاروں کے ایک سے زائد سیلوں کے ساتھ آپکا رابطہ ہے تو ہر سیل کیلئے الگ مبائل و سم استعمال کریں۔ کسی بھی وجہ سے اگر سیل کے ایک ساتھی کو نمبر بدلنا پڑا تو تمام ساتھی نمبر بدلیں۔ اگر بات خطرے کی ہے یعنی ٹریس ہونے کے

خدشے کی وجہ سے نمبر بدلنا پڑ رہا ہے، کوئی ساتھی گرفتار ہوا ہے، کسی کا نمبر دشمن کے ہاتھ آیا ہے تو ہمیشہ مبائل اور سم دونوں ایک ساتھ تبدیل کریں۔ کبھی بھی فون یا میسج پر اپنے نام اور جگہ نا بتائیں، پہلے سے کوڈ کا تعین کرلیں اور ہمیشہ کوڈ کا استعمال کریں۔ غیر ضروری رابطہ ایک دوسرے سے نا رکھیں۔ انتہائی ضروری بات ہو تو میسج کے یا وائس نوٹ کے بجائے چند سیکنڈوں کی مختصر کال کر کے کریں۔ جب کوئی ضروری میٹنگ ہو، یا آپکو خدشہ ہو کہ آپکا پیچھا ہو رہا ہے، کوئی غیر معمولی حرکت آپکو نظر آئے یا آپکو معلوم ہو کے اب مبائل آپکے استعمال میں نہیں ہوگا تو ہمیشہ مبائل کی بیٹری نکال کر اسے رکھ دیں۔ سوشل میڈیا کا استعمال کم سے کم کریں، آپ کی دوسری ذمہ داریاں ہیں تو سوشل میڈیا پر کوئی کمپیئن وغیرہ میں متحرک ہو کر دشمن کی نظروں میں نا آئیں۔ یہ بات خاص طور پر ان سرمچاروں پر لاگو ہوتی ہے جو بلوچستان میں ہیں اور انکے سیل یا کیمپ ایکٹو ہیں۔ اگر رابطے کیلئے سوشل میڈیا کی ضرورت پڑتی ہے تو اس پر متحرک نا رہیں اور کوشش کریں وی پی این استعمال کریں۔ سوشل میڈیا پر مختلف فیک آئی ڈیز سے گفتگو کرنے سے اجتناب کریں، دشمن کے بہت سے ایجنٹ خود کو ہمدرد ظاہر کر کے بھروسہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر بھروسہ حاصل نہیں بھی کرسکیں تو آئی ڈی ہیک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی بھی ایپ پر کسی ساتھی سرمچار سے ضروری بات کے بعد اپنا چیٹ مکمل ڈیلیٹ کردیں، کوشش کی جائے رابطے کیلئے ایک ایپ پر اکتفا نہیں کی جائے بلکہ متعدد ذرائع استعمال کیئے جائیں۔ اگر کوئی خطرے کی بات نا بھی ہو، وقتاً فوقتاً اپنا نمبر بدلتے رہنا چاہیئے۔ یاد رہے گھر کے وائی فائی پر ایسا کوئی سوشل میڈیا ایپ استعمال نہیں کریں، جسے آپ تحریکی رابطے کیلئے استعمال کرتے ہوں۔ کیمپوں میں یا ساتھی سرمچاروں کا تصاویر لینا انتہائی ممنوع ہے اور یہ قابلِ سزا جرم ہے، اس سے ہر حال میں بچیں۔ کیمپ یا گردونواح کے تصاویر سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنا، یا کسی شہید ساتھی کے تصاویر ذاتی طور پر پوسٹ کرنا انتہائی ممنوع ہے۔ کیونکہ دشمن ایسے تصاویر سے کسی مقام کا یا کسی سرمچار کے شناخت کا با آسانی اندازہ لگا سکتا ہے۔ بی ایل اے کے نشر و اشاعت کا ادارہ محض ہکل ہے، جو تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد کچھ شائع کرتی ہے۔ شہری سیلوں کے سرمچاروں کو خاص ہدایت ہے کہ وہ اگر کوئی سوشل میڈیا ایپ تنظیمی رابطوں کیلئے مبائل پر استعمال کرتے ہیں تو استعمال کے بعد ہمیشہ لاگ آوٹ کریں، تاکہ اچانک گرفتاری کی صورت میں دشمن کے ہاتھ اہم معلومات نہیں جاسکیں۔ اور اپنے مبائلوں میں کبھی حساس تصاویر یا ویڈیو نا رکھیں۔

حصه چهارم

دشمن

دشمن کے اقسام

ہمارا دشمن ہر وہ ریاست ہے جو بلوچ سرزمین کے کسی بھی حصے پر قابض ہیں، شاید مستقبل میں یہ اپنی شکل بدل دیں، وہ ریاستیں اور ادارے بھی ہمارے دشمن کے زمرے میں آتے ہیں، جو براہِ راست تو ہمارے سرزمین پر قابض نہیں ہیں، لیکن اپنے مفادات کے تحت بلوچ وطن پر دشمن کے قبضے کو تقویت فراہم کررہے ہیں، جس کی مثال حالیہ سالوں میں چین ہے۔ وہ مقامی آلہ کار بھی ہمارے دشمن ہیں جو قابض کیلئے سہولت کار و مخبر کا کردار ادا کررہے ہیں اور بلوچستان پر اسکے قبضے کو جواز فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس میں ریاستی مخبر، نام نہاد ڈیتھ اسکواڈ اور دشمن کے پیرول پر چلنے والے وفاق پرست نام نہاد سیاست دان وقبائلی عمائدین شامل ہیں۔ کوئی بھی جنگ جیتنے کیلئے حقیقی دشمن کی پہچان انتہائی لازم ہے، وقت و حالات کے ساتھ اس طویل جنگ میں آپکا دشمن چہرے بدل بدل کر آتا ہے۔ نئ نئ حکمت عملیاں اختیار کرتا ہے۔ دوستی و دشمنی کے پیمانے بدلتے رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ سمجھا جانا چاہیئے کہ حقیقی دشمن کون ہے۔ کبھی بھی غیر ضروری دشمن پیدا نہیں کرنے چاہیئں۔ تحاریک میں نادانی سے ایسے واقعات بھی پیش آتے ہیں، جب آپ اپنے لیئے غیر ضروری دشمن خود پیدا کرتے ہیں۔ بلوچ تحریک میں اسکی سب سے بڑی مثال، بغیر تحقیق و جانچ پڑتال کسی بلوچ کو مخبر قرار دیکر قتل کرنا ہے۔ اگر بلوچ قومی عدالت تحقیق اور ثبوت وشواہد کے بعد کسی کو موت کی سزا سناتی ہے تو یہ الگ بات ہے، کیونکہ وہ شخص پہلے سے ہی دشمن کا کردار ادا کررہا ہوتا ہے لیکن محض شک وشبے اور ناکافی ثبوت کے بنا پر کسی کو قتل کرنے کی بی ایل اے میں اس لیئے سخت ممانعت ہے کہ آپ ایسے عمل سے نادانستہ طور پر ایک بلوچ خاندان کو تحریک دشمن بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح تحریک کو دوستوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمسایہ برادر اقوام سے کیسا رویہ اختیار رکھنا چاہیئے، یہ بھی ہمیشہ ملحوظِ خاطر ہو۔ اسی طرح کچھ معاملوں میں آپ دشمن کا فیصلہ مجموعی طور پر کرکے سب کو ایک صف میں نہیں ڈال سکتے۔ ایسا کرنے کی صورت میں، آپ بلاوجہ ایسے لوگوں کو بھی اپنا دشمن بنا سکتے ہیں، جو آپکا دشمن بننا نہیں چاہتے۔ مثال کے طور پر قبائلی میر و سردار، مذہبی گروہ، منشیات فروش وسمگلرز وغیرہ۔ آپکو انفرادی طور پر ہر ایک کے بارے میں تحقیق کے بعد جدا جدا

فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ کون آپکے مقصد کے سامنے رکاوٹ ہے اور کون دشمن کا بھی دشمن ہے اور کون بے ضرر۔ دشمن کی ایک قسم "نادان دشمن" بھی ہوتا ہے، یہ وہ لوگ ہوتے ہیں، جو آپکے مقصد، نظریئے اور طریقہ کار سے واقف نہیں ہوتے اور انکے ذہن ریاستی پروپگینڈہ کے شکار ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی کم علمی اور بے شعوری کی وجہ سے آپکے مخالف ہوتے ہیں۔ یاد رکھیں، یہ طبقہ ہمیشہ آپکی سیاسی کمزوری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، اس لیئے کوشش کی جائے، ایسے طبقے کا صفایا بندوق کے بجائے اپنے سیاسی پروگرام اور سیاسی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ پھیلا کر کی جائے۔

دشمن کے حربے

دشمن کسی بھی طور بلوچ سرزمین پر ایک مسلح مزاحمت کو برداشت نہیں کرسکتا اور اپنے قبضے کو طوالت بخشنے کیلئے دشمن تمام تر عالمی جنگی اصولوں کو روندکر، ہر حربے استعمال کرکے اور غیر انسانی راہ اختیار کرکے مسلح مزاحمت کو کچلنے کی کوشش کریگا۔ ہمارا دشمن ایک طرف جہاں جھوٹے مقدمات قائم کرکے ہماری نقل وحرکت روکنے کیلئے روایتی طریقہ کار اختیار کررہا ہے، وہیں عالمی قوانین کے برخلاف جسمانی ونفسیاتی تشدد اور اجتماعی سزا کے حربے بھی استعمال کررہا ہے تاکہ ہمیں توڑ سکے۔ دشمن کے چند ایک آزمودہ حربے درج ذیل ہیں، انکو سمجھنا لازمی ہے تاکہ انکا مقابلہ کیا جاسکا۔

1 دشمن کا سب سے آزمودہ حربہ جبری گمشدگی ہے۔ دشمن کسی سرمچار کو شہید کرنے سے زیادہ گرفتار کرکے لاپتہ رکھنا چاہیے گا۔ کیونکہ لاپتہ رکھ کر وہ ہر قسم کے جسمانی ونفسیاتی تشدد کا شکار بنا کر کسی سرمچار سے اسکے ساتھیوں کے نام اور دوسرے اہم معلومات جاننا چاہتا ہے۔ تاکہ صرف ایک سرمچار کو ختم کرنے کے بجائے، اسکے پورے نیٹورک کو ختم یا منتشر کرسکے۔ دشمن اسکو اپنا کامیاب ترین حربہ سمجھتا ہے، اسلیئے وہ اس میں حد سے تجاوز کرتے ہوئے، زیادہ تر محض شک کے بنیاد پر عام بلوچوں کو بھی غائب کردیتا ہے اور عالمی دباو اور مسلسل احتجاج کو بھی خاطر میں نہیں لاتا۔

2 اجتماعی سزا دشمن کا ایک اور اہم حربہ ہے، اسکے تحت سرمچاروں کے اہلخانہ وعزیز واقارب کو جبری گمشدگی کا شکار بنا کر، انکے گھروں کو جلا کر، انہیں شہید کرکے سرمچاروں پر نفسیاتی دباوَ ڈال کر انہیں جھکنے پر مجبور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

3 دشمن جہاں بھی اجتماعی سزا کا حربہ استعمال کر رہا ہوتا ہے، اسکے ساتھ ہی لالچ کا حربہ بھی رکھتا ہے۔ جہاں ایک طرف کسی سرمچار کو ذہنی دباؤ کا شکار رکھا جاتا ہے دوسری طرف اسے یہ لالچ دی جاتی ہے کہ اگر وہ سرینڈر کردے تو اسے مالی مراعات دی جائیں گی۔ تاکہ کسی سرمچار کو آسانی سے توڑا جا سکے۔

4 جہاں دشمن کو یقین ہوتا ہے کہ کسی کو زندہ گرفتار کرنا ممکن نہیں ہے، یا اسے فائدہ نہیں ہے، یا اسے شدید ردعمل کا خوف ہوتا ہے تو دشمن ٹارگٹ کلنگ کا حربہ استعمال کرتا ہے۔ اس طرح دشمن کا مقصد صرف اس شخص کو ختم کرنا نہیں ہوتا، بلکہ ایک خوف کی فضا قائم کرکے مجموعی نقل و حمل و سیاسی تحرک کو جامد کرنا بھی ہوتا ہے۔

5 دشمن نا بلوچ مزاج سے واقف ہے، نا بلوچستان کے محل وقوع و لوگوں سے، اگر دشمن کو مقامی آلہ کاروں کا مدد حاصل نا ہو تو اسکی مثال ایک اندھے سی ہے۔ اسی لیئے دشمن ڈیتھ اسکواڈوں کا حربہ استعمال کرتا ہے۔ اسکی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ ڈیتھ اسکواڈ مقامی لوگوں سے تشکیل دی جاتی ہے جو بلوچ مزاج، حالت و زمین سے فوج سے زیادہ واقف ہوتے ہیں، دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ دشمن فوج ان سے وہ سارے غیر انسانی و غیر قانونی کام لیتی ہے جو وہ خود عالمی برادری کی نظروں کے سامنے کرنے سے کتراتی ہے۔

6 بلوچ سرمچار دشمن کے خلاف روایتی جنگ کے بجائے گوریلا جنگ لڑرہے ہیں، اس لیئے دشمن بھی روایتی جنگ کے بجائے سرمچاروں کے کیمپوں و ٹھکانوں کی معلومات لیکر پھر جیٹ طیاروں، جنگی ہیلی کاپڑوں اور کمانڈوز کی مدد سے آپریشن کرتا ہے۔

بیان کیئے گئے دشمن کے آزمودہ اور دہرائے گئے حربے ہیں، اسکے علاوہ دشمن تحریک کو ختم کرنے کیلئے میڈیا، پارلیمنٹ اور اپنے بیرون ملک سفارت خانے سمیت تمام وسائل کو بطور حربہ استعمال کرتا ہے۔

دشمن سے بچاؤ

پوری بلوچ تحریک آزادی اور بلوچ لبریشن آرمی کی مزاحمت بلوچ قوم اور بلوچ سرزمین کی دفاع اور دشمن سے بچاو کیلیئے ہے، لیکن ہر ایک سرمچار کو انفرادی طور ہمیشہ ذہنی اور جسمانی طور پر اتنا تیار رہنا چاہیئے اور ہر وقت محتاط رہنا چاہیئے کہ وہ اپنے اور اپنے ساتھی سرمچاروں کی ہر ممکن دفاع دشمن سے کرسکے۔ جہاں ایک سرمچار کی ذمہ داری دشمن پر حملہ کرنا، اسکے فوجیوں کا صفایا کرنا اور اسے اپنے سرزمین سے نکل

جانے پر مجبور کرنا ہوتا ہے وہیں ہر ایک سرمچار کو یہ بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ ایک بار سرمچار بننے کے بعد آپکی زندگی قوم کی امانت بن جاتی ہے۔ آپکا فرض بنتا ہے کہ آپ دشمن کا آسان شکار نا بنیں اور کسی بھی لاپرواہی سے اجتناب کریں۔ تمام سرمچار ایک دیوار کی طرح ہوتے ہیں، جہاں ایک اینٹ کے کمزور ہونے سے باقی دیوار بھی کمزور ہونے لگتا ہے، اسلیئے آپکو ناصرف اپنے بچاو کا خیال رکھنا ہوتا ہے بلکہ اپنے تمام ساتھی سرمچاروں کے تحفظ کو بھی ہر وقت ملحوظِ خاطر رکھنی پڑتی ہے، کبھی کبھی اپنی جان کے قیمت پر۔

1 اپنی ذات کے بچاو کیلیئے ہمیشہ ایک بات یاد رکھیں، گمنامی ایک گوریلہ کا سب سے بڑا ساتھی اور سب سے بڑا تحفظ ہوتا ہے۔ ہیروازم، رومانویت، مہم جوئی کے اثرات سے ہمیشہ سے بچے رہیں اور خاموش رہنا سیکھیں۔ رازداری کے اصولوں پر سختی سے عمل کریں۔

آپ کسی شہری سیل میں ہیں، کسی بیس کیمپ میں ہیں یا بی ایل اے کے کسی غیر عسکری ونگ میں ہیں، اگر ابھی تک گمنام ہیں۔ خود کو مزید گمنام رکھیں۔ کسی کو شریکِ راز نا کریں۔ دیکھا گیا ہے کہ کچھ سرمچار طویل عرصے تک گمنام و محفوظ رہنے کے بعد حفاظتی تدابیر بھول جاتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں، چاہے آپ دس سالوں سے گمنام ہیں لیکن آپ کی ایک لمحے کی غلطی آپکو دشمن کے نظروں میں لاسکتا ہے لہٰذا گمنام رہیں لیکن کبھی بھی احتیاطی تدابیر نا بھولیں۔ اگر شہری سیل میں ہیں تو ہمیشہ اس تیاری کے ساتھ رہیں کہ آپ پر کبھی بھی چھاپہ لگ سکتا ہے، فرار ہونے کے راستے دیکھیں، یا کوئی ہتھیار رسائی میں رکھیں۔ بیس کیمپ میں ہیں تو ہمیشہ نئے آنے والے کسی سرمچار سے چوکنا رہیں، کہیں وہ آپکو جانتا نا ہو۔

2 جب ایک بار کوئی سرمچار دشمن کی نظروں میں آگیا اور اسکی گمنامی ختم ہوگئی تو یاد رکھیں، اسکے بعد آپ پر محض آپکی ذات کی تحفظ کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی بلکہ آپکے ساتھی سرمچاروں اور تنظیم کی

تحفظ کی بھی ذمہ داری عائد ہوجاتی ہے، کیونکہ اگر آپ دشمن کے ہاتھوں زندہ گرفتار ہو گئے پھر پورا ایک نیٹورک اور کئی تنظیمی راز بھی دشمن کے ہاتھوں لگ جائینگے۔

جب آپ کو اپنے گردوپیش غیر معمولی حرکات دیکھنے کو ملیں، جب آپکے سیل، نیٹورک یا کسی بھی ایسے سرمچار کو گرفتار کیا جاتا ہے، جو آپکو پہچانتا ہو۔ اسی وقت ایک لمحہ ضائع کیئے بغیر اپنے مبائل وسم ضائع کرکے زیرزمین چلے جائیں۔ ایسے بہت سے تجربات ہمارے سامنے سے گذر چکے ہیں، جب ایسی صورتحال میں کبھی خاندانی مجبوریوں، کبھی مالی مسائل، کبھی اس امید کہ شاید گرفتار ساتھی نے اسکا نام نہیں بتایا ہوگا، شاید اسے نہیں پہچانا گیا ہے، بہت سے ساتھی فوری زیرزمین نہیں گئے ہیں اور دشمن کے ہاتھ لگے ہیں۔ یاد رکھیں اگر کسی بارے میں آپ کا شک غلط نکلتا ہے، آپ زیرزمین سے واپس آسکتے ہیں لیکن اگر آپ دشمن کے ہاتھ لگ گئے پھر واپس نہیں آسکتے، اس لیئے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر آپ نے زیرزمین جانے میں دیر کردی ہے یا آپکے کسی گمان کے بغیر ہی دشمن آپہنچا ہے، تو سب سے پہلے اپنے اعصاب پر قابو پائیں۔ بہت سے مواقع پر فرار ہونے کا موقع ہوتا ہے لیکن حواس باختگی میں اسکا فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا، اچھے سے راستہ دیکھیں۔ اگر راستہ ہے تو فرار ہوجائیں۔ اگر آپکے پاس کوئی موقع نہیں تو سب سے پہلے اپنا مبائل وسم اور کوئی بھی ایسا مواد جس سے آپکے سرمچار ساتھیوں تک رسائی ممکن ہو، یا تنظیمی راز افشاں ہونے کا خطرہ ہو، اسے ضائع کردیں۔ اگر آپکے پاس کوئی بندوق ہے، زہر ہے یا جان لینے کیلیئے کوئی بھی شے ہے تو پھر کوشش کریں کہ دشمن کے ہاتھوں زندہ گرفتار نا ہوں۔ دشمن کو معلوم ہے کہ کسی کے گرفتاری کی خبر زیادہ دیر تک نہیں چھپائی جاسکتی، اس لیئے جب کوئی سرمچار انکے ہاتھ زندہ گرفتار ہوتا ہے، تو گرفتاری کے ایک گھنٹے کے اندر ہی شدید ترین تشدد کا آغاز کردیا جاتا ہے، تاکہ گرفتاری کی خبر دوسرے ساتھیوں تک پہنچنے سے پہلے وہ معلومات نکال کر دوسروں تک پہنچ جائیں۔ اگر کوششوں کے باوجود آپ دشمن کے ہاتھوں زندہ گرفتار ہوتے ہیں تو یاد رکھیں،

سب سے سخت ترین دن پہلے تین چار دن ہی ہیں۔آپ جتنی دیر تک تشدد برداشت کر کے اپنی زبان بند رکھنے میں، یا دشمن کو غلط معلومات دے کر مشغول رکھنے میں کامیاب ہونگے۔آپکے دوسرے ساتھیوں کو زندہ بچ کر نکلنے میں اتنی ہی کامیابی ملے گی۔اس دوران کوشش کریں کہ کچھ کھائیں اور پئیں نہیں، تاکہ آپ زیادہ سے زیادہ دیر تشدد کے بعد بیہوشی کی حالت میں رہ سکیں۔ تشدد کے پہلے مرحلے میں کچھ قبول نہیں کریں، تشدد کچھ زیادہ بڑھے اور آپکے برداشت سے باہر ہونے لگے تو سب کچھ قبول کریں، جو آپ نہیں جانتے وہ بھی قبول کریں تاکہ دشمن سچ اور جھوٹ میں فرق نہیں کر پائے۔جب آپ دشمن کے ہاتھوں زندہ گرفتار ہوئے تو ہمیشہ یاد رکھیں، اب آپ کو اپنے سرمچار ساتھیوں کی حفاظت کے بارے میں سوچنا ہے۔

حصہ پنجم

ادارہ جاتی ساخت

اعلیٰ ادارے

بی ایل اے کے انتظام کوسنبھالنے اوراداروں کے قیام کوتنظیم کے بنیادی سطحوں تک پہنچانے کیلیئے دو اعلیٰ ادارے قائم ہیں، جن میں سے اعلیٰ ترین ادارہ "سینئر کمانڈ کونسل" اور ذیلی ادارہ "آپریشنل کور کمیٹی" ہے۔ انتظامی امور کو چلانے کیلیئے "ورکنگ کمیٹیاں" قائم ہیں۔ ہر ورکنگ کمیٹی کا سربراہ سینئر کمانڈ کونسل کا ایک ممبر ہے، اوراس ممبر کوحق حاصل ہے کہ وہ ورکنگ کمیٹی کے باقی ارکان چنے۔ سینئر کمانڈ کونسل کا ایک رکن، ایک وقت میں ایک سے زائد ورکنگ کمیٹیوں کا ذمہ دار ہوسکتا ہے۔ ورکنگ کمیٹیاں سینئر کمانڈ کونسل ضروریات کے مطابق تشکیل دیتا ہے، جیسے کہ "فائنس ورکنگ کمیٹی"، "میڈیا، پروپگینڈہ، سفارت کاری، جنگی امور، اسلحہ جات، رسد کی ورکنگ کمیٹیاں۔

تعداد

مجوزہ طریقہ ہائے کار کے مطابق سینئر کمانڈ کونسل کی تعداد کمانڈر انچیف سمیت پانچ ہوگی، جو حتمی ہے جبکہ آپریشنل کور کمیٹی کی تعداد نو ہوگی، تاہم یہ تعداد حتمی نہیں۔ سینئر کمانڈ کونسل یہ اختیار رکھتی ہے کہ ضروریات کے مطابق اور تنظیم کے وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپریشنل کور کمیٹی کے تعداد میں اضافہ یا کمی لاسکتا ہے۔ تاہم یہ تعداد "تاک" رہے گی۔ فی ورکنگ کمیٹی کی تعداد سپریم کمانڈ کونسل کے ایک رکن سمیت تین ہوگی۔

اجلاس

سپریم کانفرنس: سینئر کمانڈ کونسل ہر تین سے چھ مہینے کے بیچ لازماً "سپریم کانفرنس" کا انعقاد کریگی، جس میں پالیسیاں مرتب ہونگی، ورکنگ کمیٹیوں یا دوسرے اہم ذمہ داریوں کے رپورٹ پیش ہونگے وغیرہ۔ تاہم کمانڈر انچیف کبھی بھی ہنگامی صورتحال میں "سپریم کانفرنس" طلب کرسکتا ہے۔

آپریشنل کانفرنس

آپریشنل کور کمیٹی کا ایک میٹنگ چھ سے نو ماہ کے بیچ میں ایک بار لازماً منعقد ہوگی۔ آپریشنل کانفرنس کوطلب

اور صدارت کمانڈر انچیف کریگا یا پھر کمانڈر انچیف کی غیر موجودگی میں سینئر کمانڈ کونسل کا کوئی بھی رکن کریگا۔تاہم کمانڈر انچیف کبھی بھی ہنگامی صورتحال میں " آپریشنل کانفرنس" طلب کرسکتا ہے۔

کمبائینڈ کانفرنس

سینئر کمانڈ کونسل اور آپریشنل کور کمیٹی کا مشترکہ اجلاس " کمبائینڈ کانفرنس" اس وقت منعقد ہوگا، جب کسی حساس مسئلے، جیسے سربراہ کے چناؤ، دونوں اعلیٰ اداروں کے کسی رکن کے چناؤ، یا کسی اہم ترین پالیسی سازی وفیصلے پر سینئر کمانڈ کونسل میں فیصلہ نہیں ہو پائے۔تاہم سینئر کمانڈ کونسل کبھی بھی ہنگامی صورتحال میں " کمبائینڈ " کانفرنس طلب کرسکتا ہے۔

ورکنگ کانفرنس

ورکنگ کمیٹیوں کے کانفرنس " ورکنگ کانفرنس " کبھی بھی ورکنگ کمیٹی کے سربراہ کے طلب ہونے پر منعقد ہونگے۔تاہم کمانڈر انچیف کبھی بھی کسی اہم کام کی رپورٹ پیش کرنے کیلیئے، کسی بھی ورکنگ کمیٹی کا جلاس طلب کرسکتا ہے۔

کورم

جنگی حالات کی وجہ سے یہ ممکن ہے کہ " کورم " ہر وقت پورا نا ہوسکے، اور اجلاس کیلیئے رابطوں میں مشکلات پیش آئیں۔لہٰذا کورم کیلیئے ضروری نہیں کہ ہر ممبر جسمانی طور پر موجود ہو، رابطے کیلیئے مختلف محفوظ طریقہ کار استعمال کیئے جاسکتے ہیں۔اگر حالات بالکل اس حق میں نا ہوں کہ کورم پورا ہو سکے اور رابطے کا اور کوئی ذریعہ بھی نہیں ہو، صرف اس صورت میں کوئی بھی " کانفرنس " مشترکہ فیصلے سے، کورم کے تین تہائی (بالفرض اگر کورم کا 10 ہونا ضروری ہے تو 7) پر منعقد کرسکتا ہے۔کورم کا تین تہائی بھی میسر نہیں ہو سکے اور اجلاس ہنگامی ہو تو پھر بھی اجلاس منعقد ہوسکتا ہے لیکن اسکے لیئے فیصلے تب تک آئینی نہیں ہو سکتے، جب تک کورم دوبارہ پورا نہیں ہوتا اور ان فیصلوں کی منظوری نہیں لی جاتی۔

سپریم کانفرنس

سپریم کونفرنس کے کورم کیلیئے بھاری اکثریت یعنی کم ازکم 4 کا ہونالازمی ہے،لیکن اگر کسی بھی مسئلے پر نوبت ووٹنگ تک پہنچے تو پھر تمام ممبران یعنی پانچوں کا ہونا لازمی ہے، اگر کوئی ممبر حاضر نا ہوتو کسی طرح دوسرے ذرائع سے اسکا ووٹ لیا جائے۔

آپریشنل کانفرنس

آپریشنل کانفرنس کیلیئے سادہ اکثریت کا ہونالازم ہے، یعنی 9 میں سے کم ازکم پانچ ارکان کی موجودگی۔

کمبائینڈ کانفرنس

کمانڈر انچیف کے چناؤ کے علاوہ کسی بھی مسئلے پر کمبائینڈ کانفرنس کو سادہ اکثریت کے کورم کی ضرورت ہوگی یعنی 14 میں سے کم ازکم 8 لیکن کمانڈر انچیف کے چناؤ کیلیئے بھاری اکثریت کا ہونالازمی ہے، یعنی 14 میں سے کم ازکم 11۔

ورکنگ کانفرنس

ورکنگ کانفرنس کے رسمی اجلاس کیلیئے ورکنگ کمیٹی کے سربراہ اورکم ازکم ایک ممبر کا ہونالازم ہے۔

واضح رہے

کمانڈر انچیف کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ کبھی بھی کسی کانفرنس کو بلاسکتا ہےاوراس میں شریک بھی ہوسکتا ہےاور وہ ان تمام کمیٹیوں وکانفرنسوں کا سربراہ ہوگا۔

چناؤ کا طریقہ کار

ورکنگ کمیٹی: ورکنگ کمیٹی کے ممبران کا چناؤ، کسی ورکنگ کمیٹی کا سربراہ اپنے ٹیم ورک کو دیکھ کر خود کرے گا۔ جس میں تنظیم کے ایک عام ممبر سے لیکر آپریشنل کورکمیٹی کا کوئی رکن تک شامل ہوسکتا ہے۔

آپریشنل کورکمیٹی

آپریشنل کورکمیٹی کے ارکان کا چناؤ سینئر کمانڈ کونسل پانچوں ارکان کے باہمی مشاورت سے کریگی، اگرکسی نام پر اتفاق رائے پیدا نہیں ہوسکا، یہ عمل ووٹنگ کے ذریعے کی جائیگی، جہاں ہرممبر کو حق حاصل ہے کہ وہ ہاں،نہیں کی صورت میں ووٹ ڈالے یا پھر ووٹ نہیں ڈالے۔ فیصلے کیلئے کم ازکم 3 ارکان کا حامی ہونا ضروری ہوگا، اگر پھر بھی کسی کے ووٹ نا ڈالنے کی وجہ سے ووٹ برابر ہوتے ہیں،تو پھر کمانڈر انچیف کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

سینئر کمانڈ کونسل

اگرسینئر کمانڈ کونسل کا کوئی رکن نکال دیا جاتا ہے، چھوڑ دیتا ہے، یہ شہید ہوجاتا ہےتو کونسل کے باقی ممبران کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ تین مہینے کے اندر اندر نئے رکن کا اتفاق رائے سے چناؤ کریں۔ اگر اتفاق رائے پیدا نہیں ہوسکا تو پھر فیصلے کیلئے "اوپر ووٹ کا وضع کردہ طریقہ اپنایا جائے گا"۔

سربراہ

بی ایل اے کا سربراہ ہمیشہ سینئر کمانڈ کونسل سے چنا جائیگا، اگر سینئر کمانڈ کونسل کے پانچوں رکن پورے نہیں ہوئے ،تو پہلے سینئر کمانڈ کونسل کو پورا کرکے پھر سربراہ کا چناؤ ہوگا۔ ایک نام پر اتفاق نا ہونے کی صورت میں ووٹنگ ہوگی ،جس کیلئے سربراہ کیلئے بھاری اکثریت یعنی 4 ووٹ لینا لازم ہوگا۔ اگر پھر بھی فیصلہ نا ہو پائے تو سپریم کمانڈ کونسل اور آپریشنل کور کمیٹی کا مشترکہ اجلاس " کمبائنڈ کانفرنس" کا انعقاد ہوگا، جہاں سربراہ کیلئے بھاری اکثریت یعنی کم ازکم 10 ووٹ لینا لازم ہوگا۔ اگر پھر بھی فیصلہ نا ہو پائے تو " کمبائنڈ کانفرنس" میں ورکنگ کمیٹیوں کے ارکان کو مدعو کیا جائے گا، جن کی تعداد "تاک" ہوگی اور پھر ووٹنگ ہوگی۔

ہٹانے کا طریقہ کار

ممبر ورکنگ کمیٹی

ورکنگ ممبران کو اس کمیٹی کا سربراہ کبھی بھی کارکردگی کے بنیاد پر ہٹا سکتا ہے اور نیا ممبر چن سکتا ہے۔

ممبر آپریشنل کور کمیٹی

آپریشنل کور کمیٹی کے کسی بھی ممبر کو سینئر کمانڈ کونسل ہٹا سکتا ہے، اگر سینئر کمانڈ کونسل میں اتفاق رائے پیدا نا ہو تو پھر ووٹنگ کا اوپر وضع کردہ طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

ممبر سینئر کمانڈ کونسل

سینئر کمانڈ کونسل کے ایک ممبر کو ہٹانے کیلئے، کمانڈر انچیف سمیت باقی چاروں ممبران کا مشترکہ فیصلہ ہونا لازم ہے۔ ایک وقت میں صرف ایک ممبر کو ہٹایا جا سکتا ہے۔

میعاد

کمانڈر انچیف سے لیکر ورکنگ کمیٹی کی کسی ممبر تک کسی کا کوئی مقررہ میعاد نہیں ہوگا، تاہم کسی کو ہٹانے اور شامل کرنے کے طریقے وضع کردیئے گئے ہیں۔

حدود اور اختیارات

حدود و اختیارات کا تعین ایک نشست میں ہونا ممکن نہیں یہ ایک جاری عمل ہے، لہٰذا اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ابتدائی متعین حدود و اختیارات کے بعد وقت و حالات اور تجربات کے بنیاد پر اسکی مزید تشریح اور اس میں کمی و بیشی ہوتی رہیگی اور ہر ترمیم کی منظوری سینئر کمانڈ کونسل سے لیکر، اسے قلمبند کیا جائے گا۔

ورکنگ کمیٹی

ورکنگ کمیٹی کی حدود وہ مجوزہ ذمہ داریاں ہونگی، جو انہیں سینئر کمانڈ کونسل تفویض کرے گی۔ ورکنگ کمیٹی کے سربراہ کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ وقت و حالات کے مطابق تفویض ذمہ داریوں کے بابت فیصلے کرے اور بعدازاں رپورٹ سینئر کمانڈ کونسل کے سامنے پیش کرے۔

آپریشنل کور کمیٹی:

آپریشنل کور کمیٹی کی حد جنگی مشقیں، کاروائیاں، بھرتی، تنظیم کاری اور کیمپوں وسیلوں کا انتظام چلانا ہے، یہ کمیٹی سینئر کمانڈ کونسل کو زمینی و جنگی حالات کے بابت اپنے اپنے علاقوں کے نسبت سے سفارشات پیش کرے گی اور پالیساں مرتب کرنے میں مدد دے گی۔ اس کمیٹی کے ممبران کے اختیارات اپنے اپنے تفویض کردہ کیمپوں، سیلوں یا یونٹوں تک ہونگے، یہ سینئر کمانڈ کونسل کے ماتحت ہوگا۔ تاہم آپریشنل کور کمیٹی کے پاس یہ اختیار ہوگا کہ وہ سینئر کمانڈ کونسل پر نظر رکھے۔

سینئر کمانڈ کونسل

سینئر کمانڈ کونسل اعلیٰ ترین ادارہ ہوگا، جہاں مرکزی پالیساں مرتب ہونگی، سینئر کمانڈ کونسل، آپریشنل کور کمیٹی اور اسکے ممبران اور ورکنگ کمیٹیوں کی نگرانی کریگی، چناؤ کریگی، سبکدوش کریگی اور احکامات جاری کرسکتی ہے۔

کمانڈر انچیف

کمانڈر انچیف پورے تنظیم کا سربراہ ہوگا، اور اعلیٰ ترین ادارے سینئر کمانڈ کونسل کی صدارت کرے گا۔ کمانڈر انچیف کسی بھی ذیلی ادارے کا کانفرنس بلاسکتا ہے اور جواب طلبی کرسکتا ہے۔ ہنگامی حالات میں کمانڈر انچیف کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ حسب ضرورت اکیلے فیصلے لے سکتا ہے، تاہم بعد ازاں اہم فیصلوں کی منظوری و ترمیم سینئر کمانڈ کونسل سے لینا لازم ہے۔

نوٹ

بلوچ لبریشن آرمی ایک زیرزمین گوریلہ مزاحمتی تنظیم ہے، جسکی ساخت، طریقہ کار اور ہیت کے متعدد جہتیں رازداری کے اصولوں تحت مندرجہ بالا "ادارہ جاتی ساخت" میں شامل نہیں کی گئی ہیں۔ خاص طور پر بی ایل اے کی ذیلی عسکری ادارہ جاتی ہیت انتہائی کثیر الجہتی ہے۔ اسکی تفصیلات بھی شامل کرنا رازداری کے اصولوں کے خلاف تصور کیا گیا ہے۔

حصہ ششم

کمانڈر انچیف کا پیغام

میرے نظریاتی ساتھیو!

بلوچ لبریشن آرمی مختلف نشیب و فراز، اندورنی و بیرونی بحران، دگرگوں حالات اور بیشمار قربانیوں سے گذرنے کے باوجود، آج بھی ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑا، دشمن کے خلاف میدان عمل میں برسرِ پیکار ہے۔ بی ایل اے کم وسائل کے ساتھ اپنے قوم کو طاقت کا سرچشمہ سمجھ کر اور اپنے قوت بازو پر بھروسہ کر کے ایک ایسے دشمن سے مد مقابل ہے، جو نا صرف ہم سے طاقت میں کئی گنا زیادہ ہے بلکہ اسے بین الاقوامی شیطانی سامراجی قوتوں کی آشیر باد حاصل رہی ہے۔ ایسی قوت کا مقابلہ ہم صرف آہنی نظم و ضبط، مکمل قومی حمایت اور قومی جذبے سے ہی کر سکتے ہیں۔

میرے ساتھی سرمچارو!

جیسا کہ ماضی میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ بلوچ قوم، آزادی کے اس جنگ اور بی ایل اے کو دل و جان سے قبول کر چکی ہے اور مکمل حمایت کرتی رہی ہے، اور بلوچ پیر وورنا اس جنگ میں جوق در جوق شریک ہوتے رہے ہیں اور قربان ہوتے رہے ہیں، لیکن بدقسمتی سے کما حقہ نظم وضبط اور اداروں کی کمی ہمیشہ محسوس کی گئی۔ جس کی وجہ سے متعدد بار اس قومی جنگ میں رکاو اور انتشار کی کیفیت پیدا ہوتی رہی۔

بلوچ وطن کے وارثو!

اداروں کے تشکیل کے مسئلے کو حل کرنے کیلئے، ابتدائی طور پر بی ایل اے کے تمام دوستوں کے صلاح و مشورے، سیر حاصل مباحث، غور وفکر کے بعد سینئر کمانڈروں نے مشترکہ اور متفقہ طور پر بی ایل اے کا ایک پانچ رکنی سینئر کمانڈ کونسل اور ایک نو رکنی آپریشنل کور کمیٹی تشکیل دی، جن کے نام ظاہر کرنا دشمن کو مدنظر رکھ کر تنظیمی اور تحریکی مفاد میں سود مند نہیں ہے اور تنظیم کی تشکیل نو کر کے اسے ایک ادارے کے قالب میں ڈھال دیا گیا۔ جس کے بعد تنظیم کے تمام پالیسی اور فیصلے کسی فرد واحد کے بجائے سینئر کمانڈ کونسل اور آپریشنل کور کمیٹی کے زیر نگرانی ہونے لگے۔

میرے سرمچار ساتھیو!

کوئی بھی مسلح اور غیر مسلح تنظیم، بغیر مضبوط ڈسپلن کے ترقی نہیں کرسکتا اور کامیاب نہیں ہوسکتا، اس مستند

منطق کو مدنظر رکھ کر، بی ایل اے کے دوستوں نے باقاعدہ بی ایل اے کا ایک ڈسپلن بھی تشکیل دے دیا ہے، جو سخت سے سخت سزا و جزا کے ساتھ ساتھ ڈسپلن کے حوالے سے دوستوں کی ذہنی و فکری تربیت اور ان میں سیاسی شعور کو اجاگر کرکے بی ایل اے کے دوستوں کو رضاکارانہ طور پر ڈسلپن کا مکمل پابند رکھے گی۔

بی ایل اے کا ڈسپلن کمانڈر سے لیکر سپاہی تک سب کیلئے یکساں ہوگا، اور ہر علاقے کیلئے ہمیشہ مساوی ہوگا۔ ڈسپلن سے کوئی بھی بالاتر نہیں ہوگا۔ چاہے کسی کا قد کاٹھ، قربانی، مخلصی، محنت و مشقت، تجربہ کیوں نہ اعلیٰ ہو، وہ تنظیم و ڈسپلن کے سامنے ہر وقت جوابدہ ہوگا۔

سنگتوں!

ایک بات ہمیشہ ذہن نشین کرلو، قومی جنگ دشمن کے خلاف جتنی بھی شدت سے جاری رہے، بے شمار نوجوان قربان ہوتے رہیں اور تکالیف و مشکلات سہتے رہیں، کلفتوں کا بازار گرم رہے، اگر قومی جہدکار خود سماجی اور اخلاقی برائیوں، ظلم و جبر اور ناانصافی میں ملوث رہینگے، تو وہ جدوجہد اور جہدکار، عوام میں رفتہ رفتہ اپنی حمایت و ہمدردی کھودینگے اور بغیر عوامی حمایت اور ہمدردی کے کوئی جنگ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ جہدکاروں کو سماجی اور اخلاقی برائیوں سے روک تھام کے حوالے سے تنظیم میں باقاعدہ طور پر ذہنی و فکری تربیت کا ایک علمی سلسلہ شروع کیا جائیگا۔ اسکے ساتھ ہر ایک سرمچار اپنے اخلاق و کردار پر خود بھی کڑی نظر رکھے۔ آپ میں سے ہر کوئی قوم اور دنیا کے سامنے تحریک اور تنظیم کا نمائندہ اور سفیر ہے۔ آپ اپنا برتاو اور رویہ ہمیشہ اسی طرح رکھیں جیسے آپ اپنی ذات کی نہیں بلکہ پوری تحریک اور پوری تنظیم کی نمائندگی کررہے ہیں۔ بے شک آزادی کی قومی جنگ، بلوچ قوم کی عمومی مزاج و طبیعت اور خواہشات کی مطابق نہیں چل سکتا اور چلنا بھی نہیں چاہیئے کیونکہ جنگ اور تحریک کے خود کے تقاضے اور ضروریات ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود عمومی اور عوامی مزاج و طبیعت اور معروضی حالات کو ہمیشہ مدنظر رکھ کر ہر وقت فیصلہ لینا اور قدم اٹھانا چاہیئے، تاکہ ہمارے کسی غلط فیصلے سے عوامی حمایت و ہمدردی جنگ کے حوالے سے مفلوج نہ ہو۔

فکری ہمسفرو!

پاکستانی ریاست کے کاسہ لیس یعنی مخبر، ریاست کے تحریک کے خلاف ہمیشہ کان اور آنکھ ہوتے ہیں، ان کو ہرگز معاف نہیں کرنا چاہیئے لیکن بلاتحقیق اور تنظیم کے ذمہ دار دوستوں کے صلاح ومشورے سے کسی بھی بلوچ کو مارنا انتہائی قبیح عمل اور قابلِ سزا جرم ہے۔ایسی صورت میں تنظیم، مجوزہ قوانین کے مطابق حالات و واقعات کے نوعیت کو دیکھ کر سخت ترین فیصلے سے اجتناب نہیں کریگا۔اس اہم معاملے کے حوالے سے تھوڑی بھی غیر ذمہ داری، غیر سنجیدگی اور لاپرواہی قومی جنگ کے خلاف خود اپنے ہاتھوں سے دشمن پیدا کرنے کی مترادف ہوگا۔کسی بھی گناہ گار مخبر کو بلوچ قومی عدالت کے سامنے پیش کرنے، مارنے، سزا دینے کیلیئے حتی الوسع کوشش کرنا چاہیئے اور اسکے گناہ کی مکمل وضاحت وتشریح ضرور پیش کرنا چاہیئے گوکہ حالت جنگ میں بہت سی چیزیں ممکن نہیں لیکن ہمیشہ کوشش ہونا چاہیئے ۔بلوچ دیہی علاقوں، پہاڑوں یا شہروں میں بلوچ عوام کے ساتھ اپنا رویہ دشمن پاکستان کی طرح کبھی بھی نہیں رکھنا چاہیئے ۔ساتھیو! ہمیشہ یاد رکھو، آپکے ہاتھ میں جو بندوق ہے، وہ قوم کے حفاظت کیلیئے ہے، یہ کسی صورت کسی بیگناہ بلوچ کیخلاف استعمال نہیں ہونا چاہیئے ۔ایسی صورتحال بھی درپیش ہوتے ہیں جہاں ایک عام بلوچ فیصلہ نہیں کرسکتا ہے کہ پاکستان آرمی میرا دشمن اور قابض وظالم ہے اور بلوچ سرمچار میرا بھائی ومحافظ ہے۔وہ عمل اور رویوں کو دیکھ کر فیصلہ کرتا ہے۔اگر بلوچ سرمچار اور پاکستانی اہلکار کے رویے اور عمل میں کوئی فرق نہیں ہوگا، تو بلوچ عوام کے نفرت میں بھی دونوں کے لیے فرق نہیں ہوگا۔بلوچ عوام سرمچاروں کا قلعہ ہیں اور اپنے قلعے کی ہر ممکن کوشش ہونا چاہیے کی حفاظت کرنا چاہیئے ۔کھلم کھلا اپنے ہمدردوں اور حمایتیوں کے پاس آنا جانا دشمن کو اپنے محفوظ مورچوں اور قلعوں کی راہ خود دِکھانا ہے اور انہیں خود ہی مسمار کرنے کے مترادف ہے، خاص طور پر نئے بھرتی ہونے والے سرمچاروں کے سامنے اپنے عوامی مورچوں اور قلعوں کو ظاہر کرنا سختی سے منع ہے۔

قوم کے محافظو!

بغیر اجازت کسی بھی بلوچ کے مال و اسباب کو ہاتھ لگانا اور اٹھانا، ڈاکہ زنی اور چوری میں شمار ہوگا۔ جس کی سزا سخت سے سخت ہے۔ بحالت مجبوری یا جنگ اگر کبھی کوئی چیز اٹھانا پڑے بھی، تو فوری بعد اس کا ازالہ کرنا، قیمت چکانا اور متعلقہ شخص سے معافی مانگنا فرض ہے۔ بلوچ قوم کے کسی بھی فرد کو کبھی بھی خوف اور دہشت کے بنیاد پر تحریک کا ہمدرد اور حمایتی بنانے کی ہرگز کوشش نہیں ہونا چاہیئے، ایسی ہمدردی کبھی بھی دیرپا ثابت نہیں ہوتی کیونکہ خوف اور دہشت کے سائے میں قائم رشتہ کبھی بھی نفرت، مخالفت اور دشمنی میں بدل جاتی ہے۔ ہمیشہ شعوری، مہر و محبت، خیر خواہی اور ہمدردی کی بنیاد پر عوام کو اپنا حمایتی اور ہمدرد بنانا مستقل اور پائیدار رشتہ ہوتا ہے۔ جنگوں میں بے شک ایسا ہوتا ہے کہ جب آگ لگتی ہے تو، جنگل کے خشک اور تر دونوں پتے جل جاتے ہیں۔ کبھی کبھی ایسی نوعیت آجاتی ہے کہ ہزار کوششوں کے باوجود کسی حملے کی زد میں کوئی بیگناہ آجاتا ہے لیکن ہر وقت یہ کوشش ہونا چاہیے کہ دوران جنگ یا دشمن پر دوران حملہ عوام کو بچانا چاہیئے، عوام کے نقصان سے عوام میں تحریک کے بارے میں خوف و دہشت اور نفرت پیدا ہوگی، ہمدردی و حمایت نہیں۔

بلوچ سرمچارو!

ہمیں تنظیم اور تحریک کے اندر انفرادیت کی مکمل بیخ کنی کرنی ہوگی۔ تنظیم کے تمام وسائل، دوست اور سرگرمیاں تنظیم کی ملکیت ہیں، کچھ بھی کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے۔ ہمیں اس سوچ کو پروان چڑھانا ہوگا اور دوستوں کی ذہنی تربیت انہی خطوط پر کرنا ہوگا۔ تمام تنظیمی دوست، وسائل، جنگی ساز و سامان، بلوچ قومی شہیدوں کی خون اور دوستوں کی محنت کے بدولت ہے، قومی سرمایہ اور قومی امانت ہے۔ اس میں خیانت قومی جرم ہے۔ اس حوالے سے ہمیشہ دوستوں میں شعور اجاگر کرنا ہوگا اور خیانت کے کسی بھی واقعے پر تنظیم سخت قدم اٹھائے گی۔ تنظیم میں رازداری انتہائی اہم اور تنظیم کا شہہ رگ ہے،

کوئی بھی ذمہ دار یا کارکن شعوری یا لاشعوری، دانستہ یا نا دانستہ طور پر کوئی معمولی یا غیر معمولی راز افشاں کرتا ہے، تو اس حوالے سے فوری طور پر نوٹس لینا اور اس بارے میں تحقیق کرنا ہوگا اور تنظیمی ڈسپلن کے مطابق سزا کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ دشمن ہر وقت مخبری اور جاسوسی کے کوششوں میں ہوتا ہے، اگر کوئی دوست دانستہ یا نادانستہ طور پر دشمن کو فائدہ دے تو پھر دوست اور دشمن کا فرق اپنی جگہ لیکن عمل اور نتیجہ دشمنوں والا ہی ہوگا۔ ذاتی دوستی، خاندانی اور خونی رشتوں کی بنیاد پر تنظیمی رازوں کو افشاں کرنا، بلاوجہ یا بطور قصہ یا پھر دوسروں کے سامنے اپنی انفرادی اہمیت کو بڑھانے کی خاطر تنظیمی رازوں کو بے نقاب کرنا، ریاستی جاسوس ہونے کے مترادف ہے۔ دکان، دفتر، گلی، ہوٹل اور دیگر عوامی مقامات پر تنظیمی معاملات پر بات کرنا خودکشی کے مترادف ہے، ساتھ ساتھ تنظیمی دوستوں کا ہمیشہ ایک دوسرے کے کھلم کھلا گھر آنا جانا، سیر و تفریح کرنا، بازاروں میں گھومنا ایک انتہائی خطرناک عمل ہے۔ بلاضرورت یا غیر ضروری طور پر اپنے کام اور سرگرمیوں کے بارے میں دیگر تنظیمی دوستوں کو آگاہ کرنا سنگین غلطی ہے۔ تنظیم میں متعلقہ اداروں کے اندر تنقید، سوال اور مباحثے کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیئے، اس حوالے سے پوری تنظیم کے اندر مجالس کا باقاعدہ اوپر سے لیکر نچلی سطح تک ایک نظام ہے، لیکن تنظیمی مسائل کو میڈیا میں اچھالنا، اور غیر متعلقہ جگہوں پر تنظیمی معمالات کو زیر بحث لانے کی سخت ممانعت ہے۔

قوم کے نگہبانو!

تنظیم میں گوکہ ہم ایک قوم کے فرزند و دختر ہیں، لیکن سب مختلف پس منظر و مختلف تربیت و مختلف مزاج کے حامل ہوتے ہیں۔ اسلیئے ایک دوسرے کو سمجھنا اور باہمی احترام انتہائی لازمی ہے۔ یاد رکھیں، تنظیم سے وابستہ ہر جہد کار آپکے ہی طرح رضا کارانہ طور پر تنظیم کا حصہ ہے، ہر ساتھی کچھ نا کچھ قربان کر چکا ہے۔ ایسا ضرور ہوتا ہے کوئی جہد کار بطور وسیلہ کسی جہد کار کو جدوجہد یا تنظیم میں شامل کرتا ہے لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ پھر وہ جہد کار اس کا ذاتی ملکیت یا باڈی گارڈ ہوگا۔ یعنی "میرا سنگت، اس کا سنگت" والی سوچ، یہ خود تنظیم کی روح اور جان کی مکمل نفی ہے۔ یہاں سب تنظیم و تحریک کے سنگت ہیں۔ ہمیں دیگر آزادی پسند

قوتوں کے ہم خیال دوستوں کے ساتھ مضبوط فکری اور نظریاتی بنیادوں پر ہمیشہ مضبوط رشتہ قائم کرنا چاہیئے، لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ذاتی دوستی کے بنیاد پر اپنے تنظیم کے اصولوں، رازداری اور حدوحدود کو نظر انداز کرنا انتہائی غیر مناسب عمل ہے۔ ایک گوریلا و فوجی تنظیم کو جمہوری تنظیم کہنا اور سمجھنا شاید مناسب نہ ہو، البتہ بی ایل اے ایک قومی تنظیم ضرور ہے، کوئی قومی تنظیم کسی ایک فرد، کسی ایک مخصوص گروہ کی ملکیت نہیں ہوسکتا ہے۔ یہ سب کی قربانیوں اور محنت کا ثمر ہوتا ہے۔ اس میں لازمی طور پر دوسرے دوستوں کا صلاح و مشورہ رائے ضرور ہونا چاہیے وہ بھی صرف رسمی حد تک نہیں بلکہ عملا ایسے مسائل اور معماملات پر جن کے متعلق دوستوں کو مکمل عبور حاصل ہو، لیکن کسی ایسے شخص سے صلح مشورہ لینا، جسے متعلقہ معالملے پر عبور نا ہو لیکن مشورہ محض خوش رکھنے کی خاطر لیا جائے یہ خود کسی فوجی تنظیم کیلئے نقصاندہ ہے۔ ایک گوریلہ تنظیم میں جمہوری اقدار اور مشاورت کے حدوحدود کو سمجھنا بھی انتہائی لازم ہے۔

میرے ہم فکر ساتھیو!

دوران جنگ، جنگی نفسیات اثرات ضرور ہر جہدکار پر اثر انداز ہوتے ہیں، اس حوالے سے ذہنی تربیت، نفسیاتی طور پر مختلف نشست کا انعقاد، تنظیم کے آئیندہ بنیادی ترجیحات میں سے ایک ہوگا۔ تنظیم کے ہر فیصلے، پالیسی، حکمت عملی اور کسی نئے خیال پر فوری عمل درآمد ہوگا، بغیر عمل کے صرف بحث مباحثہ کرنا وقت کا ضیاع ہے۔ بلوچ لبریشن آرمی، دنیا کے دوسرے کامیاب انقلابی گوریلا تنظیموں کے اداراجاتی ساخت کو نقل کرکے اپنے زمینی حالات پر اتارنے کے بجائے، اپنے تجربات، مشاہدات، معروضی و موضوعی حالات کو پیش نظر رکھ کر اپنے ضروریات کے مطابق ایک اداراتی شکل اختیار کرنے کی جانب گامزن ہے۔ یہ عمل راتوں رات طے پانے والا نہیں ہے، بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہوگا اور اس عمل میں تمام ساتھی سرمچاروں کو شریک ہوکر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ تاکہ ہم ایک ایسا مضبوط ادارہ تشکیل دیں جو نا صرف دشمن کو شکست فاش دے بلکہ رہتی دنیا تک ایک مثال رہے۔

آزادی یا مرگ شہادت

آزاد بلوچستان زندہ باد

کمانڈر انچیف بلوچ لبریشن آرمی، بشیر زیب بلوچ

"جب آپ کے پاس منظم سیاسی سرگرمیاں موجود ہوں، تو آپکو غیر معمولی اور غیر ضروری روک تھام کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ واضح و مکمل خیالات و نظریات کے ساتھ منظم افرادی قوت کولیکر منظم سیاسی سرگرمیاں سرانجام دینا از خود نظم و ضبط کا ایک مستقل معمول ہوتا ہے۔ دوران جدوجہد تمام اقدامات ابتدائی نوعیت کے ہوتے ہیں، یہ انتہائی اور حتمی نوعیت کے ہو ہی نہیں سکتے، ان کیلئے تجربات و دلائل کے ثبوت پیش کرنے ہوتے ہیں۔ جب اندھا دھند قبولیت کا مرحلہ گذرچکا ہوتا ہے تو سچائی کے متعلق کوئی بھی بات یا معلومات صرف اور صرف اس بنا پر مسترد نہیں کیا جاسکتا کہ اس بات یا معلومات کی عملی افادیت آپ کے پسند کے مطابق نہیں۔ منتشر خیالات و نظریات کو مقصد سے ہم آہنگ کرکے واضح و مکمل شکل دینا اور انتہائی بے ترتیب کام کو ترتیب دینے کے لئے قابل عمل طریقہ کار ہی کار آمد ثابت ہوتے ہیں۔"

جنرل اسلم بلوچ

11 فروری 2017